لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
٧ ـ ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٢٥ — کلکتہ : چہار شنبہ ١٨ محرم الحرام ١٣٣٢ ہجری — جلد ٣

Calcutta: Wednesday, December 17, 1913.

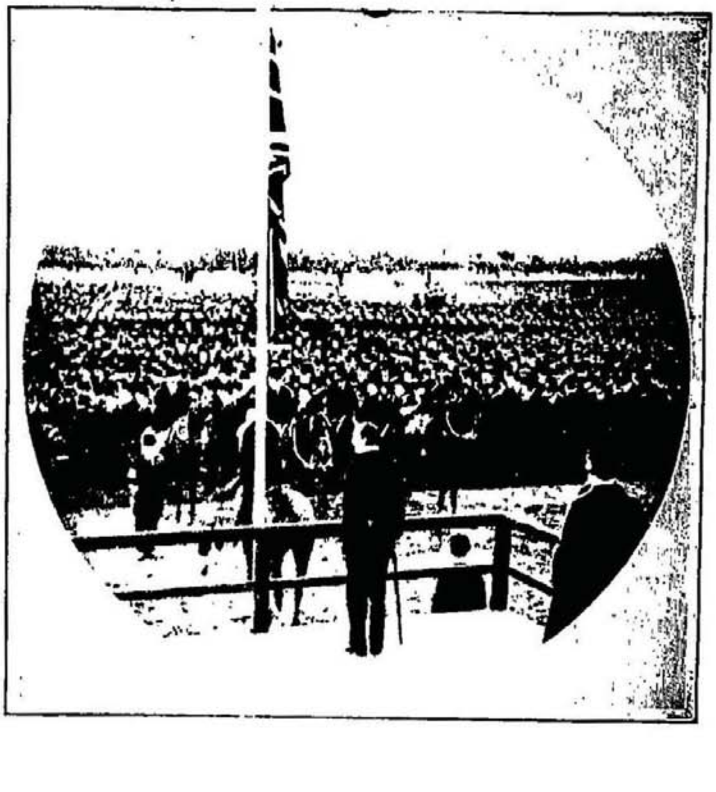

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4 - 12.

الهلال

3

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳
Calcutta: Wednesday, December 17, 1913.

فہرست

آخر الانباء ۱
شذرات (آخری ہفتہ) ۲
مقالۂ افتتاحیہ (صلح نامہ دولت علیہ و یونان) ۵
آئر لینڈ ہوم رول بل ۷
مذاکرۂ علمیہ (مذہب نشو و ارتقا کا ایک صفحہ - اصطلاحات علمیہ) ۸ - ۱۰
مراسلات (البصائر - اعانۂ مہاجرین - یتیمونکی فریاد) ۱۱ تا ۱۵
عالم اسلامی (عراق) ۱۶
المراسلة و المناظرہ (اہل سنت و شیعہ) ۱۷
فہرست زراعانۂ مسجد کانپور و مہاجرین ۱۷ - ۲۰

تصاویر

لشکر فداکاران السٹر لوح
فداکاران السٹر ۱۷
السٹر کی قومی حکومت کا علم ۱۷
آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا دارالیتامی ۱۵

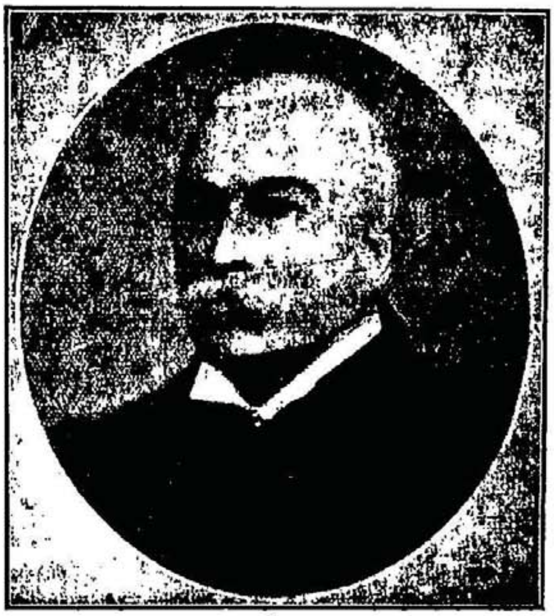

مہمان محترم

یعنی لارڈ ہڈلی بالقابہ ‘ جنہوں نے حال میں قبول اسلام کا اعلان کیا ہے - اور جسکے متعلق آیندہ اتوار کو مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہونے والا ہے -

ڈیلی ٹیلیگراف کے مراسلہ نگار نے ‘ جو یونین گورنمنٹ کی برأت کی چشمدید شہادت دینے کے لیے دورہ کر رہا ہے ‘ اپنے مراسلہ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ تین پونڈ ٹیکس کی تجویز خود حکومت ہند کی تھی -

اب ایسوسیا ٹیڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ع میں ہندوستانی مزدوروں کی واپسی کے متعلق اپنی کسی تحریر میں بھی حکومت ہند نے یہ تجویز نہیں کیا ہے کہ جو مزدور واپس نہ آسکیں ان پر فی کس تین پونڈ ٹیکس لگایا جائے - یہ محض غلط ہے !

بالاخر یونین گورنمنٹ نے عملاً وہ تدبیر شروع کر دی ‘ جو وہ آزاد تحقیقات سے بچنے کے لیے کرنا چاہتی تھی -

ایک کمیشن اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ نیٹال میں اسٹرائک کے متعلق ہنگاموں کی پبلک طور پر تحقیقات کرے جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے -

یہ کمیشن امور ذیل کی تحقیقات کریگا :

وہ کیا اسباب و حالات ہیں جو اسٹرائک اور ہنگامے تک رہنما ہوے ؟

ان ہنگاموں میں کتنی طاقت استعمال کی گئی ؟

ایا اتنی طاقت اور ان اعمال شدیدہ کے استعمال کی ضرورت تھی ‘ جنکے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسٹرائک کے سزا شدہ قیدوں کے ساتھہ کیے گئے ؟

امور مذکورہ کے متعلق سفارشیں جو کمیشن کرنا چاہے -

کمیشن ان اشخاص سے مرکب ہے :

سر ولیم سالومن کے - سی - ایم - جی - رئیس کمیشن ‘ ایولڈ ایسلین کے - سی - لفٹنٹ کرنل جے - ایس - وی - ای - کے - سی - وی - او -

لیکن سوال یہ ہے کہ اس کمیشن سے ہندوستانیوں کے زخموں کے لیے مرہم کا سامان ہوگا یا مزید نیش زنی و نمک پاشی کا ؟ ٹائمز کو اطلاع ملی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اس کمیشن کو بالکل ناپسند کرتے ہیں ‘ اور اس فکر میں ہیں کہ مختلف مقامات میں جلسے کریں اور اس مضمون کے رزولیوشن پاس کیے جائیں کہ اس امر پر اظہار افسوس و نا امیدی کیا جاتا ہے کہ تحقیقات کے حدود میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی عام حالت اور آئندہ پالیسی شامل نہیں ‘ بلکہ وہ صرف اسٹرائک ہی تک محدود ہے - اور نیز یہ کہ کمیشن کی ترکیب صحیح نہیں ‘ کیونکہ اسکے ممبروں میں سے ایک شخص بھی خالی الذہن نہیں ہے ‘ ہر ایک کوئی نہ کوئی فریقانہ خاص راے ضرور رکھتا ہے -

تصحیح

گذشتہ اشاعت کے صفحہ ۴۴۸ سطر ۴ میں بجاے Law of Inheritance کے Law of heredity پڑھنا چاہیے -

اخـــر الانبـــاء

جنــوبی افــریقــہ

گذشتہ ہفتہ مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے اطلاع ملی تھی کہ حکومت نے مسٹر پولس کو ہدایت کر دی ہے کہ انجمن کی زیر نگرانی پولیس کے ذریعہ تقسیم غذا کی اجازت دیدیں ‘ اس تار سے یہ امید ہوئی تھی کہ غذا کے متعلق ہندوستانی اسیران راہ عزت وطن کے مصائب و شدائد میں کچھہ نہ کچھہ تخفیف ہوجائیگی ‘ مگر اس ہفتہ مسٹر گوکھلے کو جو تار انڈین نٹال ایسوسی ایشن سے موصول ہوا ہے ‘ اس نے اس امید کی حقیقت کو بے نقاب کردیا - تار کا مفاد یہ ہے -

" وکلاے انجمن کو تقسیم غذا کے وقت موجودگی کی اجازت نہیں - ماخوذین سے براہ راست گفتگو ممنوع ہے ‘ جو کچھہ باتیں ہوتی ہیں ‘ پولیس کے ترجمان کی وساطت سے - ماخوذین کو لوگوں سے اسقدر علیحدہ رکھا جاتا ہے کہ اگر پولیس اطلاع نہ دے تو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ بھوکے مر رہے ہیں - لیڈروں کے متعلق اگرچہ حکومت کی طرف سے اعلان نہیں ہوا ہے ‘ مگر وہ بھی عملاً قید خانہ ہیں - با ایں ہمہ عدم اعلان میں اسقدر اخفاے شدید کے کچھہ نہ کچھہ معنی ضرور ہیں - تلاش کے لیے ایک وارنٹ جاری کیا گیا ‘ انجمن کی خانہ تلاشی ہوئی ‘ کاغذات لے لیے گئے - سب سے آخری امر یہ ہے کہ ایک ظالم ترین حکومت عالم یعنی روس کا طریقہ یہاں بھی روشناس کیا گیا ہے - اب ماخوذین کو اپنے وکلا سے بھی ملنے کی اجازت نہیں "

شذرات

اخری هفته

سال کا آخری هفته آگیا - آج نصف سے زیاده دسمبر گذر چکا ہے' اور عنقریب جنوری سے نیا سال شروع هوجائیگا -

لیکن واقعات و حوادث کو دیکھتا هوں تو صرف سنه ١٣ - کے دور ماه و ایام هی کا آخری هفته در پیش نہیں ہے' بلکه مسلمانوں کے نئے دور تنبه و بیداری کیلیے بهی ایک آخری اسبوع عمل سامنے آنے والا ہے' جسکے بعد بالکل ایک نیا دور شروع هوگا - کون کهه سکتا ہے که وه زندگی کی اُمیدوں اور ولولوں کا دور هوگا' یا بیداری کے بعد غفلت' اور حرکت حیات کے بعد جمود ممات کا : والله یحیی و یمیت' والله بما تعملون بصیر (٣ : ١٥٠)

(حیات بعد الممات)

کم و بیش ڈیڑهه دو سال کا زمانه گذرا ہے که ایک نئی حرکت مسلمانوں میں پیدا هوئی - وه جو سو رہے تهے' انهوں نے آنکهیں کهولیں - وه جو کروٹیں بدل رہے تهے' اپنے اپنے بستروں پر اُٹهکر بیٹهے' اور وه چند نفوس مهتدین جن کو دست هدایت الهی مدتوں سے اُٹها کر کهڑا کرچکا تها' بلا تامل چل کهڑے هوے : فمنهم ظالم لنفسه' و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذلک هو الفضل الکبیر (٣١ : ٣٢) یه غفلت و بیداری کا ایک مقابله تها - اور جیسا که همیشه هوا ہے اُٹهانے والے کم اور ضعیف مگر سلانے والے بهت اور قوی تهے - پر خداے توانا کا فیصله هوچکا تها' اور شیطان کا گهرانا غمگین تها - اگرچه ان صداؤں کی پہلے تحقیر کی گئی' اور پهر مقابله' لیکن دونوں کا نتیجه وهی نکلا جو همیشه نکلا ہے - یعنے رات کی تاریکی نے بالآخر شکست کهائی' سپیدۂ صبح کی نورانیت یکایک چمک اُٹهی' اور آفتاب هشیاری و ولولۂ عمل' مشرق حق و صداقت سے با هزاران جلوه تابی و درخشندگی طلوع هوا : فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون ! (٣٠ : ٤٤)

یه خیالات و اعتقادات کا وه انقلاب تها' جسکا گذشته سال کے وسط میں ظهور هوا' اور پهر اسی سال رواں و مختتم کے آغاز میں مخالف امیدوں کو متالم اور موافق توقعات کو متحیر کرتا هوا دنیا کے سامنے نمایاں هوگیا - حق و باطل کی معرکه آرائی میں وه عصاے موسی کا ایک ظهور ثعبانی تها' جس نے اگرچه اپنے سامنے سحر و تخییل باطل کے هزاروں خوفناک اژدهے دیکهے' پر وه نه جهجکا' اور تمام جادوگران سحر پرست حق کی عظمت سے لرزتے هوے اور صداقت کے اعجاز سے کانپتے هوے زمین پر گر گئے : فالقی السحرة سجدا' قالوا امنا برب هارون و موسی ! (٢٠ : ٧٣)

میرا مقصود اس تغیر سے قوم کا نیا دور حسیات و تنبهات ہے جو اصولاً قومی افکار و اعمال کی هر شاخ میں ظاهر هوا' اور جس کا ایک سب سے بڑا مظهر' قوم کے سیاسی معتقدات کا تغیر ہے - میں اس تغیر کو کچهه وقعت نہیں دیتا جو مسلم لیگ کے نظام کار اور تعین نصب العین میں هوا' کیونکه وه صرف کاغذ پر لکهنے کی چیز ہے - میں اُس انقلاب کو دیکهتا هوں جس نے چهل ساله غفلت و ضلالت کے بعد اُس چیز سے قوم کو آشنا کیا' جو اصل الاصول اعمال اور حقیقة الحقائق سیاست ہے' اور جو فی الحقیقت ایک اشرف و اعلی اساس شرعی و اسلامی ہے' جس پر دیانة حقۂ الهیه نے اپنے تمام احکام و اعمال کی بنیاد مقدس محکم و استوار کی ہے - یعنے استبداد و تقلید اشخاص کے شجرۂ ملعونۂ خبیثه کی جگه' قوة جمهوریة امة کے شجرۂ زیتون مبارک کی تخم ریزی' و ید الله علی الجماعه !

(المرشدون المفسدون)

اب تک مسلمانوں کی رهنمائی و دلالت کی باگ محض چند انسانوں کے هاتهوں میں تهی' اور اُنهوں نے اپنا هاتهه اس دست مخفی و بالا کے آگے بیعت کیلیے بڑها دیا تها' جس کو میں اپنی زبان میں قوة شیطانیه کا سب سے بڑا مظهر کهتا هوں' کیونکه حکومت و فرماں روائی جب استبداد اور غلامی کے ساتهه جمع هوجاتی ہے' تو اُس سے بڑهکر دنیا میں شیطان لعین و رجیم کا کوئی تخت نہیں هوتا - پس همارے تمام کام خواه تعلیمی هوں' خواه سیاسی' کالجوں کے احاطوں کے اندر هوں' خواه مجالس کے اسٹیجوں کے اوپر' محض تماشے کی چند پُتلیاں تهیں' جنکی ڈور پرده کے اندر بیٹهنے والے تماشا گر کے هاتهوں میں تهی' اور جس طرح وه چاهتا تها' اپنا کهیل دکهلاتا تها - یه پتلیاں مختلف قسم کی اور مختلف قسم کی پٹاریوں میں رهنے والی تهیں - کوئی چاندی سونے کی تهی' اور کوئی فیشن کی خوبصورت ڈبیا کے اندر رهنے والی - کوئی چپ کهڑی رهکر اپنے سحر سکوت سے دیکهنے والوں کو محو حیرت بناتی تهی' اور کسی کی حرکت لب اپنے شان تکلم سے سحر کار و فریب نظاره تهی - کسی کا رقص برق تمکین و شکیب تها' تو کسی کا نغمه و دام عقل و تقوی - نظاره گیان محو تماشا یه سب کچهه دیکهتے تهے اور زبان حال سے کهتے تهے :

به تبسم' به خموشی' به تکلم' به نگاه'
می تواں برد بهر شیوه دل آساں از من !

قوم صرف اسلیے تهی تا که حکموں کے آگے جهکے' جاروں کے سامنے سر بسجود هو' حرف سوال کا جواب جیب زر و سیم سے دے' اور صرف لیڈروں کی گاڑیاں هی کهینچتی رهے - عقل و فهم' تدبر و تفکر' فکر و راے' اور امتیاز و اجتهاد' وه جرائم تهے جنکے کرنے کی کوئی شخص جرأت نہیں کرسکتا تها - اعتراض گناه تها اور انکار احرام - دولت اور خطاب کی حکومت تهی' اور اطاعت محض کے سوا هر خیال و هر قول بغاوت - هر بڑا آدمی لیڈر تها اور هر چمکتی هوئی چیز سونا - هر لیڈر مستعفی هونے کی دهمکی دیکر تمام قوم کو آه و فغاں میں مبتلا کردیسکتا تها' اور هر استعفا اپنے پیچهے رزولیوشنوں اور تلغرافات کا ایک پشتاره رکهتا تها - غرضکه وه امة مرحومه اور ملة قویمۂ بیضاء' جو توحید الهی کی محافظ' انسان پرستی کیلیے پیام هلاکت' اور " ان الحکم الا لله " کی پیغام بر تهی' یکسر گرفتار تعبد' و از فرق تا بقدم مبتلاے پرستش زید و عمر هوگئی تهی : و یعبدون من دون الله ما لا یضرهم و لا ینفعهم' و یقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله' قل اتنبؤن الله بما لا یعلم فی السماوات و الارض' سبحانه و تعالی عما یشرکون - (١٠ : ١٩)

(دور جدید)

لیکن اس طلسم سراے بوقلموں میں نه تو بیداری کو قیام ہے اور نه غفلت کیلیے استمرار - هر شے کو کسی دوسری شے کیلیے جگه خالی کرنی ہے - البته یه توفیق الهی ہے که ضلالت کی عمر کم او ر هدایت کا دور ممتد هو - پس توفیق الهی کی نسیم مقدس ایک طوفان هلاکت بنکر چلی' جس نے هنگامے سے سوتوں کو جگا دیا' هشیاروں کو دوڑا دیا - غلامی کا درخت بهی اپنی جگه سے هلا' اور تماشے کی پتلیاں بهی کاغذ کے پرزوں کی طرح ادهر ادهر اڑنے لگیں' تا آنکه حق اور باطل میں فیصله هوگیا' اور دنیا نے دیکهه لیا که صداقت کن

کے ساتھہ ھے اور ضلالت کا بیج کن کي زمینوں میں تھا ؟ ران في ذلك لایات لکم ان کنتم مومنین (۵۰ : ۲)

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم نے اُن اشخاص و افراد کي غلامي سے نکلنے کیلیے ایک نئي جد و جہد شروع کر دي ' جو خود بھي کسی شیطان کدۂ مخفي کي چوکھٹوں کے غلام تھے - اور ھر شخص کو نظر آگیا کہ لیڈر کے معني رھنما کے ھیں ' نہ کہ آقا، اور اربابا من دون اللہ کے ! اصل قوۃ کار و ارادہ ' جماعت اور مشورہ کي ھے نہ کہ افراد کي ' اور پالیٹکس کے معني یہ نہیں ھیں کہ ھندوستان یا انگلستان کے حکومت کدوں کے احکام و مرضات کي پرستش کي جاے ' بلکہ وہ صداقت اور خدمت ملک و ملت کا ایک فرض مقدس ھے جو قرباني و ایثار ' اور حق پرستي و اجتہاد فکري کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا - اور یہ جو چند بڑے آدمیوں کا ایک مجمع ھے ' جو بلند نام و نمود اور زنجیر عزت و ذخارف دنیوي میں گرفتار ھیں ' یہ صرف اغراض شخصیہ اور منافع ذاتیہ کا ایک کھیل ھے اور بس ! بل ھی فتنۃ و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۴۹ : ۳۹)

جماعت اگر اپنے تئیں سمجھے اور اپني قوت سے کام لے تو تاج و تخت اسکے آگے ٹھہر نہیں سکتے - پھر چند افراد یا ایک شر ذمۂ قلیلہ کي کیا حقیقت ھے ؟ مسلمانوں میں جماعت کي اصلي قوت کا ظہور تو نہ ھوا اور اسکے لیے ایک کافي مدت مطلوب ' تاھم بیداري ضرور ھوئي اور اپني قوت کا احساس عام طور پر پیدا ھو چلا - یہ دیکھکر وہ تمام لوگ جو کل تک اپني قوت پر نازاں اور اپنے مستبدانہ احکام پر مغرور تھے ' اپنے تئیں زندہ رکھنے کیلیے مجبور ھوے کہ نئي روش کے ساتھہ دینے کا اعلان کریں - یہاں تک کہ مسلم لیگ کے جلسوں کي صدارت کیلیے لوگوں کو اعلان کرنا پڑا کہ وہ نئے مذھب کو قبول کرکے اسکي کرسي پر متمکن ھونگے - مسلمان مخالفت کا ارادہ نہ کریں !

پس نئي تحریک ایسے گروہ پر مشتمل ھوگئي ' جسمیں ایک جماعت تو مومنین مخلصین کي تھي ' دوسري منافقین مفسدین کي ' تیسري مولفۃ القلوب کي : و منھم من یومن بہ و منھم من لا یومن بہ ' و ربك اعلم بالمفسدین (۴۰ : ۱۰)

(بعد از جنگ)

جبکہ توفیق الہي کي نصرت فرمائي سے ایسا ھوا تو ضلالت کا گھرانا اجڑ گیا ' اور غلامي کے مورث اعلی یعنے شیطان کي ذریۃ ماتم کرنے لگي - اُس نے دیکھا کہ وھي لیگ جس کي پیدایش حکومت پرستي کے خمیر کي کثافت سے ھوئي تھي ' اب اُسکے آگے صرف دو ھي راستے کھلے رھگئے ھیں - یا تو قوم سے الگ ھوکر اور صرف دو تین شخصوں کا ایک سازش کدہ بنکر رھجاے ' اور اس طرح اپني موت کا اعلان کر دے ' اور یا پھر زندہ رھے تو اپني باگ حکومت غیر مسلم کي جگہ امۃ مرحومہ کے ھاتھوں میں دیدے -

یہ گروہ انقلاب وقت کے اس اثر سے مبہوت ھو گیا کہ لیگ کا وھي قائم مقام سکریٹري ' جو آغاز تحریک میں نئي تحریک کا اشد شدید مخالف تھا ' وھي لوگ جنکي ازادي و حریت صرف مسلم یونیورسٹي کے مسئلہ الحاق و عدم الحاق ھي تک محدود تھي ' وھي عام تعلیم یافتہ طبقہ جو اس تحریک کے داعیوں کو " علي گڈہ کا دشمن " سمجھکر آزردہ دل ھو جاتا تھا ' اب حریت کے دعووں سے خوش حال ھے اور ایک عام ھوا ایسي چل گئي ھے ' جس نے ھر شخص کو جام جدید کے نشہ سے سرمست کر دیا ھے اور جس طرف کان لگا لیجیے ' نئے نغمے ھي کي صدائیں آرھي ھیں :

عالم تمام مذھب اشراقیاں گرفت !!

وہ دم بخود سا ھوگیا کیونکہ کوئي حیلۂ گفتگو اُسکے لیے باقي نہیں رھا تھا ' پر اندر ھي اندر آتش نفاق کو سلگاتا اور حکومت کي وادیوں سے چلي ھوئي ھواؤں سے اسکے شعلوں کو بھڑکاتا رھا ' یہاں تک کہ مسٹر محمد علي اور سید وزیر حسن انگلستان گئے ' اور رائٹ انریبل سید امیر علي سے مناقشہ پیدا ھوگیا - وہ کہ وقت کے منتظر تھے اور چاھتے تھے کہ کوئي فرصت ایسي ھاتھہ آجاے کہ پھر مسلمانوں کي غلامي کي " مسلمہ قومي پالیسي " کا پتلہ زندہ کرکے کھڑا کیا جاسکے ' اور پھر لیگ گورنمنت کے ھاتھہ میں دیدي جاے ' معاً اپنے اپنے ماتم کدوں سے نکلے اور چھپي ھوئي ڈوروں میں مقناطیسي سرعت کے ساتھہ حرکت پیدا ھوگئي - سید امیر علي چونکہ جنگ طرابلس وغیرہ کے موقعوں پر بہت سے تار بھیج چکے تھے (جو اظہار ازادي کا سب سے زیادہ ارزاں میدان تھا ' کیونکہ اصلي امتحان ھندوستان کے سیاسي معاملات ھیں جن میں لب کشائي کرنے سے براہ راست برٹش گورنمنت پر چوٹ پڑتي ھے نہ کہ اٹلي اور بلقان کے معاملات) اسلیے انکي وقعت شخصي کو اور زیادہ نمایاں کرکے ' ایک ایسا آلہ بنایا گیا ' جسکے ذریعہ جماعت کي قوت کو پھر اشخاص کے ھاتھوں شکست دلائی جاے -

(حرکت ارتجاعیہ)

یہ ایک خالص ارتجاعي تحریک ھے جو تاریکي کي طالب اور روشني سے نفور ھے ' اور جو صرف اسلیے ھے تا خدا کي خوشنودي کي راہ سے اُسکے بندوں کو باز رکھے ' اور حکومت پرستي کے شیاطین الانس کے خونخوار پنجے پھر تیز ھو جائیں - غلامي اور حکام پرستي کا وہ شجرۂ ملعونہ و خبیثہ ' جس کي شاخیں خشک اور جسکي جڑ کھوکھلي ھو رھي ھے ' اسکو یہ دیکھتے تھے ' اور جب اسکے ھر جھڑنے والے زرد پتے پر ابلیس لعین روتا تھا ' تو یہ بھی اپني صداے شیون اسکے ماتم میں ملا دیتے تھے : لیجعل اللہ ذالک حسرۃ في قلوبھم - پس اب چاھتے ھیں کہ اپنے خبث نفاق کے آب نجس سے کفر پرستي کے اس تخم جہنمي کي دوبارہ آبیاري کریں ' اور دجال افساد کي ذریت اسکي سایہ دار شاخوں کے نیچے آکر پناہ لے : یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھھم ' و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون -

(فریب کار)

میں شخصیات سے بکلي نفور و گریزاں ھوں ' اور دنیا جانتي ھے کہ حضرۃ ایزد سبحانہ و تعالی نے میرے قلم و زبان کي حرکت صرف اُسي وقت کیلیے مقدر فرما دي ھے (والحمد للہ علی لطفہ و احسانہ) جبکہ کوئي حقیقي جماعتي و ملي مشکل درپیش ھوتي ھے - کتنے ھي مخاصمات و منافسات شخصیہ ھیں جو ھمیشہ ھوتے رھتے ھیں لیکن الحمد للہ کہ وہ قلم کبھي بھي انکے تذکرہ سے آلودہ نہیں ھوتا ' جو صرف دعوۃ الہیہ کا داعي ' اور محض دل کے حقیقي جوش کا ترجمان ھے -

رائٹ انریبل سید امیر علي اور مسلم لیگ کا قصہ کئي ماہ سے درپیش ھے - میں نے اسپر اول روز ھي غور کیا لیکن مجھے زیادہ تر شخصي حیثیت نظر آئي اور اسلیے سوا اُس مختصر راے کے جو ایسو سیاٹڈ پریس کے ذریعہ مشتہر ھوئي ' اور اسکي نسبت کچھہ نہ لکھا - میري خاموشي پر لوگوں نے اعتراض کیے ' بے شمار خطوط لکھے ' لیکن میرے کار و بار کا رشتہ اُن صداؤں کے ھاتھہ نہیں ھے جو میرے وجود سے باھر اُٹھتي ھیں -

پس میں چپ تھا اور گو قرائن و حالات حقیقت مخفیہ کي ترجماني کر رھے تھے ' تاھم سمجھتا تھا کہ اصول کا وعظ اس سے بہت ارفع و اعلی ھے کہ خاص خاص جھگڑوں میں اپنے اُس وقت کو ضائع کروں ' جو خدا ھي جانتا ھے کہ کن کن مصائب و مشکلات سے مجھے میسر آتا ھے - مجھے یہي چاھیے کہ صرف اپنے کام اور دعوت ھي میں سرگرم رھوں - بہت سے اخبارات اس راہ میں قدم رکھنے کے شائق ھیں ' ان معاملات کو بکلي انھي کیلیے چھوڑ دوں -

لیکن اب دیکھتا ہوں تو خاموشی سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور اس مسئلہ کو ارتجاعیۃ اور تقہقر کار کا ایک پورا آلہ بنا لیا گیا ہے - سازشیں ہو رہی ہیں ' راز دارانہ خطوط تقسیم کیے جا رہے ہیں - لیگ کے دفتروں میں نئے ممبروں کی درخواستیں بھجوائی جا رہی ہیں ' اور گویا شیاطین کی ایک پوری فوج ہے جو مسلح ہو رہی ہے - یہ حالت دیکھکر غیرت حقانیت و حریت ' اور جوش مقدس و مبارک حق و صداقت کا خون میری رگوں کے اندر کھولنے لگا ہے ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اس مضمون کا لب و لہجہ اور انداز تحریر یقینا زیادہ سخت اور گرم ہوگیا ہے جو ایک عرصے سے الہلال کی تحریرات میں تقریباً مفقود تھا -

میں اُن لوگوں سے ' جنکا گو میں نے تعین کے ساتھہ ذکر نہیں کیا ہے مگر جنکا ضمیر خود اندر سے شہادت دیگا کہ جہاں کہیں کفر پرستی و نفاق کا ذکر ہو' اس ضمیر کا مرجع حقیقی اور اُس اشارے کے مشار الیہ وہی ہیں' معذرت خواہ ہوں کہ اس مضمون کی سخت و آتشیں انداز تحریر کیلیے مجھے معذور تصور کریں - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں بہت صابر' بہت متحمل ' اور بہت ضابط ہوں ' الا دو موقعے ایسے ہیں ' جنکو دیکھکر میرے لیے محال قطعی ہوجاتا ہے کہ اپنے غیظ و غضب ایمانی کو ضبط کرسکوں -

ایک وہ موقعہ جب کسی امر دینی و شرعی کی توہین دیکھتا ہوں یا کوئی متفرنج و فرنگی مآب با وجود کمال جہل و نادانی سرگرم اجتہاد و تفقہ ہوتا ہے -

دوسرا وہ ' جب غلامی و اشخاص پرستی کے مناظر کثیفۂ و خبیثہ میرے سامنے آتے ہیں' اور اس وقت میرے دماغ کا جو کچھہ حال ہوتا ہے وہ حیطۂ تحریر سے باہر ہے -

میں ادھر چند دنوں سے نئے حالات سن رہا ہوں اور خود بعض مقامی ریشہ دوانیاں میرے سامنے ہیں میں اب ضبط نہیں کرسکتا ' نہ تو تحریراً اور نہ قولاً - انشاء اللہ تعالی -

(اصل معاملہ)

اصل معاملہ یہ تھا کہ سید امیر علی بالقابہ مستعفی ہوگئے قصہ ایک ڈنر سے شروع ہوا جس کے مجوز ہز ہائنس سر آغا خاں تھے - اُسکے ساتھہ ہی انہوں نے چند مطالبات کیے - جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی ہستی صرف انہی کے ہاتھہ میں دیدی جاے - لنڈن کی شاخ مسلم لیگ بالکل خود مختار ہو- اور مسلمانوں کی پالیسی وہ مرتب کرے ! !

استعفا تو اب خود ہی انہوں نے واپس لے لیا ہے ' اور نہ لیتے تو جاتے کہاں ؟ مگر ہاں مطالبات کا مسئلہ لیگ کیلیے چھوڑ دیا ہے -

جو لوگ سید صاحب بالقابہ کے بعض مخصوص خصائص عالیہ سے واقف ہیں ' وہ اس لطیفہ سے خوب لطف اٹھائیں گے کہ خود مختاری او و علحدگی کے اِن مطالبات میں حضرۃ عالی ' روپیہ کو نہ بھولے اور با ایں ہمہ اسکی بھی خواہش ہے کہ اٹھارہ سو پاونڈ لنڈن لیگ کے حوالے کیے جائیں !

لیکن میں ہر اُس شخص سے جو خدا کو نہیں بھولا ہے ' اور جو ایک یوم عدالت پر ایمان رکھتا ہے جہاں اُس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے امۃ مرحومہ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہے ' اور جہاں یقیناً پریوی کونسل کے کسی عضو کی سفارش مقبول نہ ہوگی' انصاف کا طالب ہوں کہ خدارا ان مطالبات پر غور کرے - مانا کہ سید امیر علی بڑے آدمی ہیں - تسلیم کہا کہ وہ اسپرٹ اف اسلام کے مصنف ہیں - یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے جنگ طرابلس میں بہت سے تلغرافات بھیجے اور مظالم بلقان کے خلاف احتجاج کیا' لیکن کیا ان امور سے اُنہیں اس امر کا بھی حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ تن تنہا تمام قوم کی قسمت کے مالک ہو جائیں ' خود مسلمانوں کی رائے ' اُنکا مشورہ ' انکا اجتہاد کو ' کوئی چیز نہو - آل انڈیا مسلم لیگ ایک عضو معطل بنکر رہجاے ' اسکے اجلاس ' اسکی کونسل ' اُسکے اعضاے خصوصی ' چند ناچنے والی پتلیاں ہوں ' اور ایک شخص انگلستان میں بیٹھکر (جو بغیر کسی کی اجازت کے کسی ڈنر میں شریک نہیں ہو سکتا) جو پالیسی انکی مرتب کردے ' اسی کے آگے سمعنا واطعنا کہکر سر بسجود ہو جائیں ؟

کون ؟ وہ مسلمان جنکو انکا پیغمبر بر حق ' صاحب وحی ' مورد خطاب ما ینطق عن الھوی بھی یہ کہتا ہے کہ "انتم اعلم بامور دنیاکم"

یا للعجب ! پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کو تو یہ حکم ہو کہ " وشاورھم فی الامر " یعنی مسلمانوں سے مہمات امور میں مشورہ کرو ' لیکن سید امیر علی تن تنہا مسلمانوں کی قسمت کے مالک کر دیے جائیں ! فیا للبلاھۃ و یا للسفاھۃ ! ع

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

حال میں سید امیر علی کی بالقابہ ایک راز دارانہ گشتی خط شائع ہوا ہے جسمیں وہ " لنڈن ٹائمس " کی مدح و ستائش سے استدلال کرتے ہیں - انکا مقصود یہ ہے کہ جو شخص لنڈن " ٹائمس " کی بارگاہ قلم میں اس درجہ مقبول ہو' ضرور ہے کہ انکو مسلمان بھی وو پیٹ کر منائیں اور ہاتھہ جوڑ کے کہیں کہ لِلّٰہ استعفا واپس لیلے -

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں اور اس شخص کو کیا کہوں جو لنڈن ٹائمس کی تعریف کو اپنی فضیلت قرار دیتا ہے - ابوجہل زندہ ہوتا تو میں " ہسٹری آف دی سارا سین " کے مصنف سے پوچھتا کہ جس شخص کی ابوجہل تعریف کرے ' اسکے ایمان کی نسبت حضرت کی کیا راے ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ سید امیر علی بالقابہ نے خود ہی ایک بہترین نقطۂ فیصلہ ہمارے حوالے کردیا - ارباب فکر اب خود فیصلہ کرلیں کہ لنڈن ٹائمس جس شخص کا مداح اور حامی ہو' اسکا وجود بد بخت مسلمانوں کے پالیٹکس کیلیے شہد ہے یا سم قاتل ؟

(آخری فیصلہ)

بہر حال جو کچھہ تمہارے جی میں آئے کرو - اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہوتیں تو پچھلی تنبیہیں تمہارے لیے کافی تھیں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ پشت غفلت ایک اور ضرب محکم کی طلبگار ہے - اگر ایسا ہی ہے تو بسم اللہ ' مگر یاد رکھو کہ خداے قادر و توانا بھی اپنے کام سے غافل نہیں : و ما اللہ بغافل عما تعملون -

اگر حق نے فتح پائی تو لیگ کا وجود مستحق حیات ہوگا ' اور اگر مشیت الہی اسکے خلاف ہوئی تو جس لیگ کو مسٹر امیر علی کے فرق استبداد پر نثار کر رہے ہو' یہاں اسی کی ہستی اس احمق نے اہم و عظیم سمجھی ہے؟ کل فاتحہ خیر نہ پڑھا تھا ' آج پڑھلیں گے - انشاء اللہ مسلمانوں کیلیے دوسری بہتر راہیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ اور زیادہ انفع اور اصلح ہیں -

طلب اعانت

کچھہ عرصے سے کلکتہ میں ایک ترک خاندان مقیم ہے - میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسکی خبرگیری و خدمت گذاری کی درخواست ناموزوں نہوگی -

جناب (حمدی بے) ایک مسن ترک ہیں' جنکا بیان ہے کہ وہ سلانیک سے اُس وقت ہجرت پر مجبور ہوے جب ملاعنۂ صلیب نے اسپر قبضہ کیا - حکومت عثمانیہ لاکھوں مہاجرین کی اعانت کر رہی ہے مگر بہت سے مصیبت زدہ مصر اور ہندوستان چلے گئے کہ شاید ارباب غیرت و ہمت انکی تائید کریں - جناب ممدوح عربی اور فارسی سے بھی اچھی طرح واقف ہیں - شام میں عرصے تک رہچکے ہیں - انکے ساتھہ اُنکی حرم اور دو لڑکیا بھی ہیں -

لاکھوں مسلمانان ہند کی ہمت و غیرت سے کچھہ بعید نہیں کہ وہ ایک شریف عثمانی خاندان کی خدمت گذاری کا سامان کردیں۔

الهلال

١٨ محرم الحرام

صلح نامہ دولت علیہ و یونان

یا ایہا الذین آمنوا ! ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم الی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولی کم و ہو خیر الناصرین ! (٣ : ٩٨)

' جزیرہ نماے بلقان میں جنگ کے ہتیار رکھنے کے بعد صلح کے لیے معادثات و مفاوضات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا ' اب انمیں سے ہر ایک گفتگو کامیابی کے ساتھہ ختم ہوچکی ہے ' اور اس مسیحی انسانیت کشی کے تماشے پر آخری پردہ گرا دیا گیا ہے ' جو پورے جوش کے ساتھہ بلقان میں کھیلا جا رہا تھا -

مگر تمام مفاوضات مصالحت میں اپنے انجام اور درمیانی حالات کے لحاظ سے دولت علیہ اور یونان کی گفتگو سب سے زیادہ ممتاز ہے - دولت علیہ کے جائز مطالبات مگر یونان کا انکار ' انکار پر اصرار ' اور فوجی تیاری ' پھر انقطاع مفاوضت کا خدشہ ' بیم و امید اور یاس و رجاء کی جلد جلد تبدیلیاں ' اور بالآخر دفعۃً نصف شب کے بعد صلح نامہ پر دستخط ' یہ امور ایسے نہ تھے جو اس گفتگوے صلح میں خاص دلچ[illegible] جالب انظار و افکار پیدا نہ کرتے - مگر یہ عجیب بات ہے کہ جس[illegible] یہ گفتگو دلچسپ و جالب انتظار تھی ' اسی قدر اسکی تفصیل مستور و مخفی ہے -

ریوٹر ایجنسی نے جو خبر دی تھی ' وہ چند سطروں سے زیادہ نہ تھی ' اور اسکے بعد سے اسکے لب پر اسوقت تک مہر خاموشی لگ گئی ہے - یورپ کی ڈاک کے جرائد ایسے مواقع پر تفصیل کے عادی ہیں ' مگر جتنے اخبارات آئے کسی میں بھی خبر مصالحت اور چند نوٹوں سے زیادہ نہ تھا - تعجب تو یہ ہے کہ منیچسٹر گارجین جسکو مشرق قریب کے معاملات سے خاص دلچسپی ہے ' اور جسکے مراسلہ نگارنے اثناء جنگ میں نہایت طویل طویل تار بھیجے تھے ' اور نیر ایسٹ جسکا مقصد وجود ہی معاملات مشرق ہیں ' ان دونوں کے صفحات بھی مصالحت کی تفصیل سے خالی ہیں - ایسے مواقع پر امید کی نظریں عربی ڈاک کی طرف اٹھتی ہیں ' مگر یہاں بھی تفصیل کا قحط ہے ' سب سے زیادہ حیرت تو یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھہ لکھا بھی ہے ' وہ جرائد عثمانی کی وساطت سے نہیں ' بلکہ فرانسیسی اخبارات کے حوالے سے !

بین الدول معاہدات و اتفاقات نقد و بحث کے لیے اپنے اندر ایک وسیع میدان رکھتے ہیں ' اور جو جرائد و مجلدات سیاسیہ اپنا منتہاے عمل صرف جمع اخبار و حوادث نہیں سمجھتے ' بلکہ اپنے پیش نظر ایک مقصد بلند یعنی قوم کی تربیت سیاسی بھی رکھت[illegible] ' انکا یہ فرض ہے کہ اتفاق یا معاہدہ کے تمام پہلوں پر پوری تفصیل کے ساتھہ بحث کریں - کیونکہ سلطنتوں کے باہمی تعلقات ' انکے حقوق و مراعات ' انکے مطالبات ' اور انکے مستقبل کے متعلق راے قایم کرنے کیلیے ان معاہدات و اتفاقات کا سامنے ہونا ضروری ہے - خصوصاً ایسی قوم میں جسکی قومی زبان کا خزانہ سیاسیات سے خالی ہو ' اور جسکے لغات اجنبیہ جاننے والے افراد کا دائرہ مطالعہ روایات و قصص تک محدود ہو -

اس معاہدہ پر ہم نے الہلال میں اب تک کوئی تفصیلی بحث نہیں کی ' کیونکہ ریوٹر ایجنسی نے جو کلمات معدودات زبان برق سے کہے تھے ' اسمیں اسدرجہ اختصار کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ کسی تفصیلی بحث کی بنیاد نہیں بن سکتے تھے - مزید معلومات کے لیے عربی اور انگریزی ڈاک کا انتظار تھا ' لیکن چار ہفتوں سے زاید گذرنے کے بعد جو کچھہ آیا ہے وہ تشنہ کامان تفصیل کے لیے محض نا کافی ہے -

سوانح و حوادث پر جتنا زمانہ گزرتا جاتا ہے ' اتنے ہی وہ جرائد نگاری کے دائرہ سے نکلتے جاتے ہیں - پس بہتر ہے کہ واقعات کے اتنے پرانے ہونے سے پہلے کہ ان پر بحث تاریخ نگاری میں شمار کی جاے ' جو کچھہ لکھنا ہو لکھدیا جاے -

ہم نے " رفتار سیاست " میں خبر مصالحت ان الفاظ میں دی تھی :

" بالآخر دولت علیہ اور یونان میں صلح ہوگئی - صلحنامہ پر دستخط نصف شب کے بعد ہوے - نزاع انگیز امور طے نہ ہو سکے - اور یہ اس صلحنامہ کا مابہ الامتیاز ضعف ہے کہ اہم امور کا تصفیہ ثالثی کے ہاتھہ میں دیدیا گیا "

یہ ایک اجمال تھا جسکا مبنی و اساس ریوٹر ایجنسی تھی - اسکی تفصیل اس [illegible] سمجھنا چاہیے جو فرانس کے مشہور و مقتدر اخبار ماتان کے مراسلہ نگار نے اسکو بھیجا تھا - یہ مراسلہ نگار تار دیتا ہے :

" ترکی اور یونان میں صلح ہو گئی - صلحنامہ پر نصف شب کے بعد دستخط ہوے اسکا خلاصہ [illegible] ہے :

(١) جنگ سے پہلے جسقدر معاہدات و اتفاقات دولت علیہ اور یونان میں تھے ' وہ تمام پھر اپنی حالت سابقہ پر واپس آگئے -

(٢) گذشتہ حوادث جنگ اور انکے متعلقات و ضمنیات میں جن لوگوں کا ہاتھہ تھا ' انکو معاف کیا گیا -

(٣) جو شہر کہ دولت عثمانیہ نے چھوڑ دیے ہیں ' انکے باشندے یونانی رعایا سمجھے جائینگے ' لیکن اگر تین برس کے بعد انہوں نے جنسیت عثمانیہ میں شامل ہونا چاہا ' او ر ان شہروں سے چلے گئے تو وہ اس صورت میں یونانی رعایا نہ سمجھے جائینگے -

(٤) مذکورہ بالا شہروں کے باشندوں کی جائداد انکے پاس محفوظ رہیگی - انکے حقوق کا احترام کیا جائیگا ' اور کوئی شخص اپنے حق سے اسوقت تک محروم نہ کیا جائیگا ' جب تک کہ رفاہ عام کو اسکی ضرورت نہ ہوگی - اس صورت میں حکومت مالک کو اسکا معاوضہ دیدیگی -

(٥) حکومت یونان جلالت مآب سلطان المعظم اور خاندان شاہی کی تمام جائدادوں کے احترام و رعایت کا وعدہ کرتی ہے - املاک سرکاری کا مسئلہ جو علحدہ فہرست میں بتفصیل مذکور ہیں ' ہیگ کی ثالثی کے سامنے پیش کیا جائیگا -

(٦) عثمانی قیدیوں کے مصارف کا مسئلہ بھی ثالثی کے سامنے پیش ہوگا - عثمانی افسروں کی تنخواہیں خود دولت عثمانیہ دیگی -

(٧) دخانی جہاز جو دولت عثمانیہ نے روک لیے تھے اور انکا تاوان جو انکے مالک مانگتے ہیں یہ دونوں امور ثالثی کے سامنے پیش ہونگے -

(٨) حکومت یونان اوقاف کا پورا احترام کریگی - یعنی وہ جائدادیں جو کسی دینی درسگاہ ' خانقاہ ' یا مسجد وغیرہ کے لیے موقوف ہیں - مگر انکے عشر یعنے دہ یکی کو موقوف کردیگی -

مساجد و مدارس دینیه وغیره کے لیے اگر مصارف کی دقت هوگی تو خود حکومت یونان انکی مساعدت کریگی - مسئله اوقاف اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیا گیا هے ' جو سب کمیٹی نے ترتیب دیا هے -

سب سے اهم مسئله نو مفتوحه مقامات کے عثمانیوں کی قومیت کا تها ' اور اسکا جو کچهه فیصله هوا هے وه کسی طرح بهی تشفی بخش نهیں کها جا سکتا - یونان نے انکو تین سال کی مهلت دی هے - اس عرصه میں وه فیصله کرسکتے هیں که آیا وه یونانی هو جائیں یا عثمانی رهیں ؟ اگر عثمانی جنسیت انکو عزیز و محبوب هے تو انکو اپنے وطن محبوب ' اپنی جائداد اور اپنی زمین ' سب کو خیرباد کهکے کوچ کردینا چاهیے ' اور اگر انکو وطن اور اپنی املاک و جائداد عزیز و محبوب هیں ' تو عثمانی قومیت سے دست بردار هوجانا چاهیے - غرض یه تین سال کی مهلت نهیں بلکه ایک ابتلاء شدید هے جسمیں وه ڈالے گئے هیں -

بالفاظ دیگر خود یونانی اگرچه صدیوں تک عثمانی علم کے نیچے یونانی بنکے رهے ' مگر وه اپنے اندلسی برادران دینی کے نقش قدم پر چلنا چاهتے هیں ' اور اس هجرت یا اختیار نصرانیت کی پالیسی پر عمل کرنا چاهتے هیں جسکی تعریف تمام پر جوش نصرانی مورخین اندلس کرتے آئے هیں - وه نهیں چاهتے که انکے نو مفتوحه مقامات میں ایک مسلمان بهی رهے - مدنیة حدیثه کی شرم سے وه یه تو نهیں کهتے که جسکو همارے ملک میں رهنا هو عیسائی بنکے رهے ' بلکه یه کهتے هیں که جسکو رهنا هو وه یونانی بنکے رهے - کیونکه وه جانتے هیں که یونانیت اور عیسائیت دو چیزیں نهیں هیں - اور اگر بالفرض یونانیت قبول کرنے کے بعد کوئی شخص اپنا مذهب نه بدلیگا ' تو اسکا یهی نتیجه هوگا که ملکی و قومی فرائض و واجبات تو سب کی طرح اس پر بهی عائد هونگے ' اور اسے بجالانا پڑینگے ' مگر وه قومی حقوق سے عملاً همیشه محروم رهیگا -

اسکے بعد اوقاف کا نمبر هے مگر نه معلوم انکا کیا حشر هوا ؟ کیونکه وه اس معاهده کے ساتهه ملحق کر دیے گئے هیں جو سب کمیٹی نے ترتیب دیا هے ' اور اس معاهده کی نه تفصیل آئی هے اور نه اجمال -

معاهد و معابد دینیه اور انکے متعلق جائداد کے احترام اور بوقت ضرورت مساعدت کا وعده بهی کیا گیا هے ' مگر جو لوگ تونس ' الجزائر ' بالجرم ' قازان ' اوده ' اور برابر کے وعدوں کے حالات سے واقف هیں ' وه جانتے هیں که اس قسم کے تمام عهد و پیمان مواعید عرقوب سے زیاده نهیں !

مالی نقطه نظر سے یه صلحنامه صلحنامه نهیں ' بلکه ثالثی نامه هے - کیونکه املاک سرکاری ' عثمانی قیدیوں کے مصارف ' دخانی جهازوں کے معارضے وغیره وغیره تمام امور کے متعلق صرف اتنا هی طے هوا هے که هیگ کی مجلس ثالثی کے هاتهه میں دیدیا جائے -

غرضکه جیسا که ریوٹر ایجنسی نے اطلاع دی تهی ' تمام نزاع انگیز امور غیر منفصل هی رهے ' اور تمام اهم امور ثالثی کے هاتهه هی میں دیدیے گئے - پس اب سوال یه هے که باین همه حالات دولت عثمانیه نے کیوں صلح کی ؟ حالانکه اثناء گفتگو میں جس استقامت و استقلال کا اظهار اس نے کیا تها تو اس سے ' یه امید تهی که وه آخر وقت تک اپنے مطالبات پر مصر رهیگی -

نیر ایسٹ اپنی ۱۴ نومبر کی اشاعت میں لکهتا هے :

" دونوں سلطنتوں کی باهمی گفتگوے مصالحت میں اس فوری تغیر کی وجه رومانی وزیر داخلیه کی مداخلت هے - ایم تیک جونیسکیو (M. Take Jonescu) گذشته هفته میں اتهینس پهنچے - وه قسطنطنیه میں ترکی وزیر داخلیه طلعت بے سے ملکے آے تهے ' اور یه بیان کیا جاتا هے که انهوں نے اس امر پر زور دیا که مناسب یه هے که بغیر کسی تاخیر کے صلح کرلیجاے -

۱۰ نومبر کو گفتگوے صلح پهر شروع هوئی اور دوسرے دن ایک عهدنامه مفاهمت کے اصول پر ترتیب دیا گیا ' جسکو رومانی وزیر داخلیه نے تجویز یا پسند کیا ' نیز دونوں حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر با قاعده دستخط بهی هوے "

جو لوگ جنگ کی حالت سے ذرا بهی واقف هیں وه جانتے هیں که آج کوئی بڑی سی بڑی سلطنت بهی دو تین ماه تک جنگ بغیر مالی مشکلات کے جاری نهیں رکهسکتی ' پهرچه جائیکه دولت عثمانیه جسکو همیشه داخلی یا خارجی جنگوں سے سابقه رهتا هے اور جو دو سال سے مصروف جنگ هے ' اور جسکے خزانه کی رونق اجنبی سرمایه داروں کی بدولت هے ؟

پهر اگر جنگ چهڑتی تو اغلب یه هے که اقامت امن کے نام سے رومانیه اپنی تازه دم فوج لیکے میدان میں آجاتی ' اور اس صورت میں دولت عثمانیه کو دو ایسے دشمنوں کا مقابله کرنا پڑتا جنمیں سے ایک تو بالکل تازه دم هوتا ' اور دوسرا گو مانده هوتا مگر بهر حال دولت عثمانیه سے کم - ظاهر هے که ایسا مقابله کهاں تک صلاح اقدام هے -

ایک اهم سوال ثالثی کے متعلق

کیا ثالثی میں دولت عثمانیه کو کامیابی کی امید هے ؟

اسکے جواب سے پہلے تعلقات دول کو سمجهه لینا چاهیے - برطانیه کے ساتهه یونان کے جو تعلقات هیں ' اسکا اندازه اس واقعه سے هوسکتا هے که جب جزیرہ کریٹ بین القومی حکومت میں تها ' اسوقت برطانی جهاز نے اپنے سامنے اس پر یونانی علم بلند کرایا - فرانس سے یونان کے تعلقات یه هیں که فرانسیسی افسر یونانی فوج کی تنظیم و تربیت کے لیے آئے تهے ' اور اگر ادهر جرمنی سے تعلقات کی وجه سے اسمیں کوئی فرق بهی آگیا هو ' تاهم اسکی رخنه بندی شاه یونان کی آمد فرانس سے هوگئی هوگی - روس سے گو خاص تعلقات نهیں ' مگر اسکے دو حلیفوں سے تو خاص تعلقات هیں ' اور اسکے علاوه کم از کم دولت عثمانیه سے تو بهر حال زیاده تعلقات هونگے - یه تو مفاهمت ثلاثیه کی حالت تهی ' اب رها تحالف ثلاثی تو اسکے رکن اعظم یعنی جرمنی کے تعلقات کا اندازه اس سے هوسکتا هے که شاهنشاه جرمنی نے شاه یونان کو عقاب سراغ کا تمغه اور فیلڈ مارشل کا خطاب دیا - آسٹریا اور اطالیا سے بظاهر خاص تعلقات نهیں هیں بلکه عجب نهیں که البانیه کی وجه سے کچهه چشمک بهی هو ' کیونکه یونان البانیه کے متعلق اپنے مطامع سے ابهی تک بالکل دست بردار نهیں هوا مگر اس سے زیاده یه ممکن هے که یهی البانیا تینوں سلطنتوں میں اتحاد کا باعث بهی هو جاے اور دولت عثمانیه کے مقابله میں اطالیا اور آسٹریا کی همدردی یونان کے ساتهه هو -

غرض که یورپ سے انصاف کی امید معلوم - البته اغراض و مصالح سے کچهه توقع هوسکتی هے ' مگر انمیں بهی بظاهر کوئی سامان امید آفرینی و طمانیت بخشی کا نهیں ' اور اسلیے اس سوال کے جواب میں هم انهیں الفاظ کا اعاده کرنا چاهتے هیں ' جو هم نے خبر ثالثی پر لکهے تهے یعنے " هر چند که جنگ اور گفتگوے صلح دونوں ختم هوگئی هیں ' مگر ابهی اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے ' بلکه یورپ کی نصفت پروری کی حکایت سننے کے لیے تیار رهنا چاهیے - "

" فدا کاران السٹر "

ائر لینڈ هوم رول بل

السٹر کي طیاریاں

ایک خدا ' ایک بادشاه ' اور ایک هی بائبل !!

" السٹر کی قومی حکومت کا علم "

انگلستان ' دعنے رهي انگلستان ' جو هندوستا میں اُن قوانین کا نافذ کننده ﻫے ' جنکے ذریعه زبانوں کو اعلان حق سے اور قلم کو طلب حقوق سے روکا جاتا ﻫے ' جو چاهتا ﻫے که انسان اسکي حکومت میں خاموش رهیں ' اور قلم معطل هوجالیں جسکي عدالت میں سب سے بڑا جرم یه ﻫے که سختي کو بغیر خاموشي کے جهیلا جاے ' اور تشدد کو اعتراض کے بعد قبول کیا جاے ' رهي انگلستان آجکل باشندگان هند کیلیے ایک دوسري صورت میں بهي نظارۂ فرما ﻫے ' جسکے خال و خط اس هیئت سے بالکل مختلف هیں ' جو هندوستان کے آلینه کے خانۂ سیاست میں نظر آتے هیں -

" آئر لینڈ هوم رول بل " کي تاریخ الهلال کي گذشته اشاعات میں نکلتي رهي ﻫے - صدیوں کي جد و جهد اور ظلم و خونریزي کے بعد اب وقت آیا ﻫے که لبرل وزارت کے موجوده اقتدار سے وه متمتع هو تو رومن کیتهولک اور پروٹسٹنٹ تفریق کا خوابیده فتنه جاگ اٹها ﻫے ' اور السٹر کا صوبه نهیں چاهتا که اُن انسانوں کو جو گو انهیں کي طرح انسان هیں ' مگر انکي طرح پروٹسٹنٹ نهیں ' اداري خود مختاري ملے -

لیکن وهاں کي تمام پبلک نے اپنے مطالبه کے اظهار و اعلان کیلیے جو طریقه اختیار کیا ﻫے وه هندوستان کے اُن سیاسي حقوق طلبوں کیلیے ایک عجیب عبرت و بصیرت کا صفحه ﻫے ' جنکي زبانوں پر جرم بغاوت کا قفل چڑها دیا جاتا ﻫے -

تحریک السٹر بتدریج اپني سیاسي شکل چهوڑ کے نیم فوجي شکل اختیار کر رهي ﻫے - سر ایڈورڈ کارسن جو اس تحریک کا مشهور قائد ﻫے ' قومي فدا کاروں کي فوج کي تفتیش کیلیے متصل دورے میں ﻫے اس امر کا آخري اعلان کردیا گیا ﻫے که اگر ڈبلن پارلیمنٹ مقرر کي گئي تو وه اسکے روکنے کیلیے هر ممکن تدبیر حتی که قوت جنگ تک استعمال کرینگے - السٹر میں اب یه خیال عالمگیر هو رها ﻫے که تقریروں کا وقت گیا اب صرف عمل کا وقت ﻫے -

صوبه کے بڑے بڑے تاجر حضرات سے الکر السٹر یونینسٹ کي کونسلوں کے ممبر بهي هیں ' بلوون اور خانه جنگي کے خطرات کے لیے کوئي تمهید سے اپني جائدادوں وغیره کا بیمه کرا رهے هیں - کیونکه انکو یقین ﻫے که اگر گورنمنٹ نے السٹر کو هوم رول پر مجبور کیا تو نهایت سنگین نتائج پیدا هونگے - بیمه کے علاوه ان خطرات کے لیے معمولي کاروباري احتیاطیں بهي برتي جا رهي هیں -

سنگین نتائج کا خیال اب اسقدر بڑهتا سے مرتب هو رها ﻫے که متوسط درجه کے کاروباري لوگ بهي اپني فکر میں هیں ' اور دریافت کرتے پهرتے هیں که اسباب املاک کے لیے اس قسم کے بیمه کي شرح کیا هوگي ؟

۲۸ - ستمبر کو " یوم السٹر " اور " دستخط معاهده " کي رسم السٹر کے تمام پروٹسٹنٹ گرجوں میں مذهبي عبادات کے ذریعه منائي گئي ﻫے جس نے السٹر کي پروٹسٹنٹ آبادي میں هوم رول کي مقاومت کي روح تازه پیدا کردي ﻫے -

السٹر میں یونینسٹ طاقتوں کي فوجي تنظیم (ارگنائزیشن) نهایت سرگرمي و استقلال کے ساتهه جاري ﻫے - وه تمام ممبر جنهوں نے " معاهده السٹر " پر دستخط کیے تهے ' جوق در جوق " لشکر فدا کاران السٹر " میں داخل هونے کے لیے آ رهے هیں - یه حالت صرف بیلفسٹ هي میں نهیں بلکه تمام السٹر میں ﻫے -

" لشکر فداکاران " سے مقصود قومي والنٹیروں کي وه فوج ﻫے جو اسلیے قائم کي گئي ﻫے تاکه حکومت کا مقابله کرے - اسکا انتظام ایک موقت گورنمنٹ کے هاتهه میں ﻫے جو آجکل السٹر میں حکومت کر رهي ﻫے -

" لشکر فداکاران السٹر " کے لیے ایک جمعیت ارباب شوري (Advisory Board) قائم هوگئي ﻫے اسکا مرکز بیلفسٹ کے قدیم ٹون هال میں ﻫے - السٹر کے فداکاروں کي جتني جمعیتیں هیں ' ان سے اس مرکز کے نهایت قریبي اور دائمي تعلقات رهینگے ' اور ان جمیعتوں اور مرکز میں تمام مراسلت بشرط ضرورت " السٹر ڈسپیچ رائڈنگ اور سگنلنگ کور " سے جائیگي تاکه اهم و مخصوص مراسلات میں ڈاکخانه کي وساطت بهي نه رهے -

" فدا کاران السٹر " کي تنظیم عملاً مکمل هوچکي ﻫے ' گو ابهي اسمیں داخل هونے کے لیے لوگ برابر جوق در جوق چلے آرهے هیں - اسٹاف کا جمعیت ارباب شوري جسکے بعض ممبروں کے نام ظاهر نهیں کیے گئے هیں ' اشخاص ذیل سے مرکب ﻫے :

جنرل ایس - ایلانڈگ السٹر والنٹیر فورس ' چیف اسٹاف افسر ' اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ' کرنل آر - جي شارمن کرافورڈ ' کرنل آر - ایچ - ولس سي - بي - ڈي - ایل ' کیپٹن جیمس کریگ ایم - پي ' ایبین اسے ویلورڈ ڈي - سي - او ' کرنل ٹي - وي - پي ایم - ڈکسن -

انتظام کے افسر ان خارج ازیں ایف - هال هیں فوجي سکریٹري مسٹر سي - ڈبلو - ڈي ماسکومبي ' مسٹر ایمل ' اور ایڈورڈ سنکلیر کے بي - هیں - یه اس جمعیت کے صدر رهچکے هیں جو " جمعیت ارباب شوري " اور فدا کاروں کي مختلف جمعیتوں کے درمیان ربط کے لیے مقرر کي گئي تهي -

ٹون هال کے اعلان کیا ﻫے که " لشکر فدا کاران السٹر " کي تنظیم کے متعلق جو شخص کچهه دریافت کرنا چاهیگا یه " جمعیت ارباب شوري " نهایت مسرت کے ساتهه اسکا جواب دیگي ' جو شخص براہ ٹون هال کے فوجي سکریٹري سے مراسلت کرنا چاهیگا اسکا جواب اسکے صوبه کے سکریٹري یا اسکے ضلع کے رسائل کے متعلق کردیا جائیگا -

آجکي اشاعت کے ٹائٹل پیج پر جو تصویر دي گئي ﻫے ' اسکو اس موقعه پر دیکهه لیجیے - لشکر فداکاران السٹر قواعد جنگ میں مصروف ﻫے -

مذاكرهٔ علميه

مــذهب نشوؤ ارتــقا كا ايـک صفحه

ڈاكـٹـر رسل ويـلـــس

ايــک طبيعي كبيـر ' جو روحاني بهي تها

غرضكه اس طرح " بقاء اصلح " كا قانون ڈاكٹر ويلس پر منـكشف هوا اور وہ جوں جوں اسپر غور كرتا گيا ' اتني هي اسكي صحت و حقيقت كا اذعان بڑهتا گيـا - يه انتخاب طبيعي كي بنا پر آغاز انواع كا ايک ايسا نظريه تها جسكے تسليم كيے بغير چارہ نه تهـا - يهاں تـک كه اس نے اپنے تئيں تيـار پايا كه اس بارے ميں علمي حلقوں سے خط و كتابت شروع كرے -

(ڈارون اور ويلـس)

ڈاكٹر ويلس نے ايک مبسوط تحرير ميں اس نظريه كي تفصيل و تشريح كي اور چارلس ڈارون كے پاس بهيج دي -

ٹهيک اسي زمانے ميں ڈارون بهي اسي نظريه كا مطالعه كررها تها اور اس نقطه تـک پهنچ چكا تها - اس نے جب ڈاكٹر ويلس كي تحرير ديكهي تو اسكي فياض طبعي اور دريا دلي نے گوارا نه كيا كه اب اس نظريه كي دريافت كو اپني جانب منسوب كرے - اس نے ديكها كه اگر سرچشمهٔ علم كے الهام ميں ايک اور دماغ اس سے بازي لے گيا هے تو بهتر يهي هے كه يه ميدان اسي كے ليے چهوڑ ديا جاے -

يهاں تـک كه اس نے پورا اراده كرليا كه اس بارے ميں صرف ڈاكٹر ويلس كي تحرير ملـک ميں شائع هونے دے اور اپني تحرير هميشه كيليے نذر گمنامي كردے -

كچهه شک نهيں كه يه واقعه تاريخ علم و ارباب علم كے فضائل و محاسن كا ايک نهايت پر اثر واقعه هے - ابهي كل كي بات هے كه قطب شمالي كے انكشاف كے متعلق ايک هي وقت ميں دو شخصوں كے اندر كس درجه ادب سوز مناقشهٔ و مجادله هوا تها ' حتي كه ڈوئل كے ذريعه فيصله كرنے كي خواهش كي گئي تهي ' اسكے مقابلے ميں ڈارون كي يه فياض طبعي كس درجه محترم هے كه خلقت انساني كے ايک عظيم ترين نظريه كے انكشاف كي دوامي عزت و شهرت سے وہ خود بخود دست بردار هونے كيليے طيار هوگيا تها !

ليكن ڈارون كے دوستوں نے اس اراده كي خبر پاتے هي اسكا محاصرہ كرليا اور سخت اصرار كيا كه ايسا نه كرے - علي الخصوص هكر اور لائل نے اسے سمجهايا كه ايسا كرنا انصاف اور حق كي دانسته توهين كرنا هے - اگر ايک هي وقت ميں دو شخص يكساں طور پر كسي اصول كي تحقيق تـک پهنچے هيں ' تو دنيا اتني تنـگ نهيں هے كه اسميں دو محققوں كي مساويـانه تعظيم كي گنجايش نهو -

بالاخر يهي قرار پايا كه ڈارون اور ويلس ' دونوں كے رسائل ايک هي وقت ميں شائع كيے جائيں -

چنانچه مشهور مجمع علمي ' لينين سوسائٹي كا جلسه منعقد هوا اور دونوں شخصوں كي تحريريں به يک وقت اسميں پڑهكر سنائي گئيں -

ليكن ڈارون كي اخلاقي فياضي كے تذكره ميں ويلس كو بهي نهيں بهلايا جا سكتا - اسكے دل كي نيكي اور صداقت نے بهي اپنا بے نظير جوهر هر موقعه پر ظاهر كيا - گو اسے حق حاصل تها كه وہ اس نظريه كے كشف و تـكميل ميں كم از كم اپنے حق مساوي كا ادعا كرتا ' مگر اس نے پوري كشاده دلي كے ساتهه هميشه اعتراف كيا كه تقـدم فضيلت كشف اسكے معاصر ڈارون هي كو حاصل هے كيونكه " اصليت انساني " كا وهي مصنف هے -

با ايں همه دنيا حقيقت كو نهيں بهلا سكتي - اگر ڈارون اپنے سفر ميں ويلس كي دلالت سے احسان مند نهيں ' تو ويلس بهي اپني جاده پيمائي علم ميں اسكي منت پذيري سے آزاد هے - يه يقيني هے كه موجوده عهد كي غلغله انداز تحقيقات ميں هميشه اسكا نام ڈارون كے نام كے ساتهه زبانوں پر رهيگا -

وہ اپنے آخريں سالوں ميں نظريهٔ ڈارون سے كسي قدر هٹ گيا تها - اس نے " مذهب ڈارون " (مطبوعهٔ : ١٨٨٩) ميں ارتقاء آليه كي تشريح كرتے هوے اپنے تئيں گذشته شاهراه سے بهت زياده بلندي پر الـگ كر ليا هے -

(بعــض ديگــر اشغـال علميــه)

ويلس كي زندگي كے آخري ايام اعمال ادبيه ميں صرف هوے جسكي تفصيل كي يهاں چنداں ضرورت نهيں - اس نے رياستهاے متحده امريكه ميں كئي كامياب سفر كيے جهاں مذهب ڈارون اور اسكے همساز مـواضيع كے متعلـق اسكے خطبات نے وقعت و احتـرام حاصل كيا -

مذكوره بالا كتابوں ميں اس نے ممالک حاره كے ايام سفر كے نتائج جمع كيے هيں ' اور اسطرح علم الحيات اور خصوصاً حيوانات كي تقسيم اور معاكات (جو حيوانات يا نباتات گرد و پيش كے اشياء كي نقـل كرتے هيں اور جسكو اصطلاح ميں Mimicry كهتے هيں) كے متعلق گذشته معلومات ميں گرانقدر اضافے كيے هيں -

ان ميدانوں كے علاوه اس نے بعض دوسرے ميدانوں ميں بهي قدم ركهنا چاها مگر بمشكل انميں قابليت دكها سكا ' اور سچ يه هے كه جامعيت فن قدرت كي ايک بخشش ضرور هے مگر اسكا كوئي قانون نهيں هے - چونكه اسميں تبليغ و اشاعت كي ايک حقيقي روح تهي ' اسليے ايـک غير مقبول قاعده كي تائيـد ميں جسقدر وہ مسرور هوتا تها ' اس سے زياده وہ كسي حالت ميں خوش نه هوتا - اسكي كتاب " معجزات اور روحانيت حديثه " (مطبوعه سنه ١٨٧٤ع و ايضاً مع ملحقات سنه ١٩٠١ع) نے اعلان كيا كه وہ بهت سے ترقي يافته راستيوں كے دعوں كو صحيح مانتا هے اور ايک طبيعي كا روحاني هونا خلاف عقل نهيں هے - " لينڈ نيشنليزيشن " (مطبوعه سنه ١٩٨٢ع)

میں تمام زمینوں کے سلطنت کي ملکیت ہونے کي بابت اس نے نہایت پر زور دعوی کیا ہے -

اس نے چیچک کے ٹیکے کے خلاف بھي لکھا اور خواہ مخواہ اپنے آپکو ان بے انداز اشخاص کے ساتھہ بحث میں الجھا دیا جو زمین کو اب تک چوڑا یا مسطح کہتے ھیں - " تعجب انگیز صدی " (مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ ع) - میں اس نے معلومات طبیعیہ میں انیسویں صدی کے تقدمات اور طبیعي قوی پر اقتدار کي تفصیلات کیں - " طبیعت میں انسان کي جگہ " (مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ ع) میں اس نے ایک دیرینہ خیال کي تائید کرتے ہوے علمي دلائل قائم کیے ھیں - یعنی یہ کہ زمین ھي تمام کائنات کا مرکز ہے -

سنہ ۱۹۰۵ ع - میں اس نے اپنی دلچسپ اور خود نوشتہ سوانح عمري شائع کي -

(جشن پنجاہ سالہ)

زندہ شخص کا صرف دماغ ھي زندہ نہیں ہوتا - زندگي اسکے ہر عضو میں ہوتي ہے -

یہي حال زندہ اقوام کا بھي ہے - ہر قوم میں امجاد و ابطال اور رجال علم و فضل بمنزلۂ دماغ کے ھیں ' لیکن اگر وہ زندہ ہوتے ھیں تو انکے ساتھہ تمام اعضاء جسم ملت ' یعنی عام افراد ملت بھي اپنے فرض حیات سے غافل نہیں ہوتے -

سنہ ۱۸۹۰ میں انگلستان کي مجلس شاهي نے ڈارون اور ویلس کو باعتراف کشف نظریۂ ارتقا ' در اول درجہ کے تمغے دیے ' جو فی الحقیقت سب سے بڑا اعتراف علم و خدمت علم تھا -

ڈارون اور ویلس میں جو مراسلات اقسام و انواع کے دوام و تغیرات کي نسبت ہوئي تھیں ' وہ اصل وہي بنیاد تھي جس سے مسئلۂ ارتقا کا اصلي حل آگے چلکر منکشف ہوا - سنہ ۱۹۰۸ میں اس مراسلۃ پر پورے پچاس سال گذر گئے تھے - لینین سوسائٹي لندن نے ان مراسلات کي پنجاہ سالہ سالگرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسمیں ویلس کو تمغہ پہنایا گیا -

اس جلسے میں ڈاکٹر جوزف ہوکر بھي شریک تھا - یہ وهي شخص ہے جس نے ڈارون کو مجبور کیا تھا کہ قانون بقاء اصلح کے متعلق اپنی تحریر ضائع نہ کرے - اس نے اپنی تقریر میں اس نظریہ کي تاریخ کشف و تدوین پر روشني ڈالتے ہوے بیان کیا کہ کس طرح ڈاکٹر ویلیس نے بالکل علحدہ و مستقل ڈارون نے اس نظریہ تک رسائي حاصل کي تھي' اور پھر کس طرح دونوں میں اسکے متعلق مراسلت ہوئي تھي ؟ نیز یہ کہ ڈارون نے اس انکشاف کے ترک دعوی کا قطعي ارادہ کرلیا تھا ' مگر کن کن دقتوں اور مجبور کن التجاؤں کے بعد آسے اشاعت کیلیے مجبور کیا گیا ؟

اس جلسے میں ڈاکٹر ویلیس نے نہایت انکسار کے ساتھہ ظاہر کیا کہ اس نظریہ کے کشف میں آسے جو کچھہ حصہ ملا ہے ' وہ محض اسکي خوش قسمتي کا اتفاقي نتیجہ ہے جو ہر طرح عجیب و غریب تھا ورنہ در اصل ڈارون بیس سال پہلے اسکا دروازہ کھٹکھٹا چکا ہے - اس نے نہایت فیاضانہ جوش کے ساتھہ اعتراف کیا کہ اصل فضیلت " اصلیت نوع انساني " کے مصنف ھي کیلیے ہے - اور وہ بالکل غیر مشترک ہے -

اصل یہ ہے کہ ڈارون نظریۂ ارتقا تک تو اپنے اوائل سیر و سیاحت ھي میں پہنچ گیا تھا ' لیکن دلائل و مشاهدات کي تکمیل کا انتظار تھا - بیس برس سے زیادہ زمانہ اسمیں بسر ہوگیا - اسي اثنا میں ڈاکٹر ویلس بھي اپنے سفر میں مستعدانہ کام فرما رہا - ڈارون نے جب دیکھا کہ اب اسقدر مواد جمع ہوگیا ہے جو اُسکي پشت پناہي کے لیے کافي ہے تو وہ طیار ہوا کہ علمي دنیا کے سامنے سے پردہ ھٹا دے -

ڈاکٹر ویلس نے اپنے لیکچر میں لکھا ہے کہ اصل نظریۂ انتخاب طبیعي کے کشف کي پیدایش ایک گھنٹے سے زیادہ عمر کي نہیں ہے - ایک ہفتہ کے اندر اُس نے مرتب کیا اور اُسکے دوسرے هي دن ایک مراسلے کي صورت میں ڈارون کے پاس بھیجدیا -

(روحانیات)

ڈاکٹر ویلس کي زندگي کا ایک نہایت اهم واقعہ اسپریچولیزم (مذهب روحانیات) کا بھي مسئلہ ہے - وہ نہ صرف اسکا معتقد ھي تھا ' بلکہ اپني تمام زندگي میں روحانیات کا ایک حامي کبیر اور مرید شہیر رہا -

یورپ اور امریکہ کے موجودہ مذهب روحانیات ' اسکي صحت و عدم صحت ' اسکے دلائل و براهین ' مشاهدات و واردات ' نتائج و حوادث ' وغیرہ وغیرہ ' ایک موضوع مستقل ہے ' جس کو نہایت تفصیل سے قلمبند کرنا چاهیے - ویسي تفصیل تو سر دست مشکل ہے کہ وقت نہیں ' البتہ آئندہ اشاعات میں بسلسلۂ ڈاکٹر ویلس ایک اجمالي تذکرہ ضرور درج الہلال ہوگا - ڈاکٹر ویلس کے حالات بغیر اس تذکرہ کے مکمل نہیں ہوسکتے -

---

اعلان

منجانب رسپشن کمیٹي آل انڈیا محمڈن کانفرنس آگرہ

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس بمقام آگرہ بپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کیواسطے میٹرو پول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے ' تجویز ہوا ہے - داخلہ فیس ممبري کے لیے پانچروپیہ ' اور وزیٹري کي دو روپیہ مقرر ہے - فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈہ کے پتہ سے بھیجنا چاهیے ' یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرني چاهیے جو جلسہ میں اسکام کیلیے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹي مقرر کیے جائیں - اور جو ٹکٹ ممبري اور وزیٹري کے تقسیم کرینگے قیام وطعام کا انتظام ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کي صبح سے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کي شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے :

(الف) بہ طرز انگریزي ... ۳ روپیہ ... یوم
(ب) بہ طرز هندوستاني ... ۱ روپیہ ۸ آنہ ... یوم
(ج) ملازمان کیلیے ... ۸ آنہ ... یوم .

نوٹ — فیس مقررہ میں مکان و فرنیچر ضروري روشني گرم پانی شامل ہے - لیکن صبح کي چاء وغیرہ شامل نہیں ہے - وہ دیوٹي شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائي جائیگي قیمت ادا کرنے پر مل سکیگي - اسٹیشن سے جاے قیام تک سواري کا مہیا کرنا کمیٹي کے ذمہ ہوگا - ہر ایک گاڑي والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑیکا موجود ہوگا - اوسکے مطابق کرایہ ادا کرنا چاهیے -

جملہ خط و کتابت سیکرٹري کمیٹي استقبالیہ کے نام سے ہوني چاهیے - انکا دفتر گلاب خانہ آگرہ میں ہے ' اور جسقدر جلد ممکن ہو تشریف آوري کے ارادہ سے سیکرٹري مذکور کو غایت درجہ ۱۵ دسمبر تک مطلع کرنا چاهیے - تاکہ انتظام میں آساني ہو -

خواجہ فیاض حسین
جائینٹ سکریٹری رسپشن کمیٹي آگرہ

اصطلاحات علمیہ

اسماء علوم

(از جناب مولوی ابوالمکارم فضل الوہاب صاحب سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - کلکتہ)

اصطلاحات علمیہ کے سلسلے میں مولوی صاحب ممدوح نے اسماء علوم کي ایک اور فہرست مدون فرمالي ہے ' اور غالباً اس سے انکا مقصود یہ ہے کہ تمام غیر معروف و فرعي علوم کے اسماء بھي مرتب ہو جائیں -

جناب ممدوح کا ذوق علمي و شوق خدمت لغۃ و علم مستحق صد تحسین ہے - اور امید ہے کہ وہ اس سلسلے کو جاري رکھیں گے -

البتہ بعض اسماء علوم جو انہوں نے وضع کیے ہیں ' انکي نسبت مجھے چند امور عرض کرنا ہے - بالفعل بجنسہ انکي فہرست کا پہلا نمبر درج کر دیتا ہوں - دوسرے نمبر کے آخر میں جو کچھہ عرض کرنا ہے ' عرض کرونگا -

1	Acoustics	علم الاصوات
2	Aerology	علم الهواء
3	Aeronautics	علم السفر في الهواء
4	Agriculture	علم الفلاحة
5	Amphibology	إشتباه الكلام
6	Analytics	علم البيان
7	Biography	تذكره
8	Caligraphy	عام الكتابة
9	Cardiology	علم القلب
10	Casuistry	علم الفقه
11	Chirography	علم الخط
12	Chirology	علم التكلم بالاشارات
13	Chirurgery	علم الجراحة
14	Chorography	علم آثار البلاد
15	Chromatics	علم الالوان
16	Chronology	علم تقويم التواريخ
17	Comparative Anatomy	علم التطبيق الاعضاء
18	Conchology	علم الاصداف
19	Craniology	علم الجمجمة
20	Divinity	علم اللاهوت
21	Demonology	علم الشياطين و الجن
22	Demology	
23	Demography	
24	Diplomacy	علم اصطلاحات الممالك
25	Doxology	سجلة
26	Ecclesiology	علم بناء الكنائس
27	Eclectics	علم اصول التفضيل
28	Economics	علم الادارہ
29	Education	التعليم
30	Erpetology	علم الهوام
31	Etymology	علم الصرف
32	Political Geography	جغرافية الملكيه
33	Physical Geography	جغرافية الطبيعيته
34	Glossology	علم الشرح الكلمات
35	Harmonics	علم القواعد الالحان
36	Heliography	علم ضوء الشمس
37	Hieroglyphics	علم قلم المصريين القديم
38	Homœpathy	علم تطبيب المثل بالمثل
39	Homiletics	فن الوعظ
40	Horticulture	علم فلاحة الجنينات
41	House-keeping	تدبير البيت
42	Hydraulics	فن رفع الماء
43	Hydrodynamics	
44	Hydrometry	فن وزن المياه
45	Hydropathy	علم مداراة بالماء
46	Hygrometry	علم رطوبة الهواء
47	Ichnograph	رسم قاعدہ بناء
48	Iconography / Iconology	علم الرسم و التصوير
49	Ideology	علم التصديقات
50	Jurisprudence	علم الفقه
51	Lexicography	علم اللغة
52	Lithography	علم الطبع بواسطة الحجر
53	Lithology	علم الطبع بالاحجار
54	Logarithm	علم نسبة الاعداد
55	Martyrology	تاريخ الشهداء
56	Meomerism	علم المغناطيسة في الحيوانات
57	Mnemonics	علم الحافظة
58	Moral Philosophy	فلسفه اخلاقيه
59	Mysticism	تصوف
60	Mythology	اساطير الجاهليه
61	Natural Theology	علم الكلام الطبيعي
62	Naiigation	الملاحة
63	Necromancy	السحر
64	Neology	القول بالعقل بدون الوحي
65	Rationalism	
66	Mumismatics	فن تشخيص المسكوكات
67	Obstetric	فن القبالة
68	Oneiromancy	علم التعبير
69	Oratory	بلاغة
70	Osteogeny	علم تكون العظام
71	Ourology / Ouroscopy	تفسره
72	Paleography	علم الخط القديم
73	Paleology	
74	Paleontology	فن المتحجرات
75	Palilogy	ترجيع الكلمة
76	Palmistry	علم الكف
77	Philology	علم الالفاظ
78	Photometry	علم درجات النور
79	Phraseology	عبارة - اصطلاح
80	Phonetics	علم الاصوات
81	Physic	علم الطب
82	Polemics	مباحثه
83	Politics	علم السياسة
84	Pomology	فن تربية النبات
85	Pyrotechmcs	علم صناعة العاب البارود
86	Sarcology	علم اللحوم
87	Sculpture	فن النقش
88	Statics	علم الاثقال
89	Statistics	فن وضع القوائم
90	Stenography	خط الاشارات
91	Symbology	فن التشبيه
92	Tautology	تكرير الالفاظ
93	Theosophy	الصوفيه
94	Therapeutics	علم الطب
95	Topography	علم البلدان
96	Toxicology	علم السموم
97	Tradition	الحديث

مراسلات

البصائر

ادارۂ سیرۃ نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب خانپور - ریاست بہاولپور

ریا کو ارباب صفا شدید ترین شرک سے شمار کرتے هیں اور ریا اوس حالت کو کهتے هیں جبکه انسان خدا کي مرضات کیلیے نهیں بلکه انسانوں کو دکھانے کیلیے کام کرنے لگتا ہے - في الحقیقت یه شرک اعظم ہے که خدا سے زیاده لوگوں کو عزیز تر سمجھنا لازمي هو جاتا ہے' اور خدا سے رو گرداني کرکے لوگوں کي طرف دل کو رجوع کرنا پڑتا ہے - اسیطرح رسوخ پیدا کرنے یا کسي کو کسي بات سے خوش کرکے کام نکالنے میں تصنع یا مدح سرائي بھي ایک نوع کا شرک ہے ' کیونکه اسکے لیے بھي ممدوح کو بڑھانا اور اوسکے اندر اپني عظمت و جبروت کا خیال پیدا کرانا اور اپنے وجود میں عبودیت بیجا کا اثر ڈالنا پڑتا ہے لهذا حدیث شریف میں ہے : احثوا التراب فی وجوه المداحین -

بوقت صبح شود همچو روز معلومت
که باکه باختۂ عشق در شب دیجور ؟

یه سب کچهه صحیح ہے مگر ساتهه هي اسکے کسي کے احسان کا شکر ادا نکرنا بھي ویسا هي گناه ہے - کیونکه محسن کا مادۂ جود و احسان صورت حاصل کرنے سے بیکار هو جاتا ہے - یعنے حوصله پست اور همت ٹوٹ جاتي ہے - حقیقت میں محسن کا شکریه خدا هي کا شکریه ہے - اگر خدا محسن کو نعمت ندیتا ' اگر نعمت دیتا مگر توفیق ندیتا تو احسان کہاں سے وقوع پذیر هوتا ؟ من لم یحمد الناس لم یحمد الله -

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در هرکه رفت ' بر در تست !

میں مدت سے (الهلال) کے مطالعه سے مستفیض و مستفید هوں - بے مبالغه و تکلف اور بغیر تصنع و ریو و ریا ' مگر بطریق شکر و تشکر عرض کرتا هوں که اسلامي قلوب کي زنگ خورده حالت کے لئے اگر کوئي صیقل ہے تو یهي الهلال ' اور حرارت افسردۂ مذهبي کے واسطے اگر کوئي آله نفس و دمیدني ہے تو یهي الهلال ! !

صاحب الهلال کي وسعت اراده و قوت عملي کو دیکھکر حیرت طاري هوتي ہے - جب اس نفس نفیس سے هدایت کي نسیم مقدس آتي ہے تو زمانۂ صحابه کرام یاد آجاتا ہے - جسوقت اصلاح امور شرعي کیلیے کھڑا دیکھتے هیں تو ائمۂ سلف کا نمونه آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے - جب اس وجود با وجود کو آه و بکا میں پاتے هیں تو صوفیۂ صافیه کي خوش بو آنے لگتي ہے - پھر لطف یه که باینهمه کمالات و فضائل معنویه ' طرز بیان کي بهار گل هائے رنگا رنگ ہے - انشاؤ بلاغت سحر کار اور اعجاز بیان بین اعجاز ہے - و لله در ما قال :

لیس لله بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد !

صاحب الهلال کي مشکلات کا صحیح اندازه تو کون کر سکتا ہے ؟ تاهم جانتا هوں که انکو تدبیر امور اسلامیه و تفکر اصلاح ملیه نے گھیر لیا ہے اور هر طرف سے مجبور و نعل در آتش کر رکها ہے - لیکن کاش اونهیں یه بھي معلوم هوتا که ان کے کار هائے نمایاں بہت کچهه کام کر گذرے اور بہت کچهه کر رہے هیں - جناب مولانا کي محبت اب خدا و رسول اور اسلام کي محبت سمجھي جاتي ہے - صحیفۂ الهلال کي محبت قرآن و حدیث و آثار صحابه کي محبت خیال کیجاتي ہے - سچ ہے :

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در هرکه رفت ' بر در تست

حضرت مولانا ! روے سخن آپکي طرف ہے - آپکو یاد هوگا که جس زمانه میں جناب نے البیان کا اعلان شائع فرمایا تها ' تو سب سے پہلے بنده هي نے لبیک و سعدیک پکار کر عرض کیا تها که نهایت مبارک اراده ہے - خدا مبارک کرے اور برکت دے - ارادے کے پورا کرنے میں جلدي کیجیے :

تمامش کن چو بنیادش نهادي

نیز مشوره کے طور پر لکها تها که الهلال سیاسي معاملات کیلیے کافي ہے - البیان کو (جسکا اب نام نامي البصائر ہے) مذهبي امور کیلیے رکها جائے - مجهے یاد ہے که جناب نے میري التماس کو منظور فرمایا تها -

آج الهلال میں ذکر مجالس مولد اور ادارۂ سیرۃ نبوي کا اراده و مضمون بصارت افروز و بصیرت اندوز هوا - خون محبت کا ثوران اور شوق کا هیجان یہاں تک پہونچا که کچهه عرض کرنے کیلیے پھر مجبور هو گیا - امید که اگر جوش جنون کار میں خلاف منشا و مصلحت کچهه سرزد هو ' تو معذور سمجها جاؤنگا

شوق نشناسد همي هنگام را

میري راے میں اس مضمون کے لیے الهلال سے البصائر زیاده موزوں ہے - دنیا کے قیام و قوام کیلیے تقسیم عمل ضروري ہے -

جیسا که رات اور دن - تدبیر معاشرت و تفکر آخرت - سکون و حرکت - دن کے لیے ' چراغ و مکان رات کے لیے - معاشرت کے لیے ساز و سامان ' آخرت کے لیے سوز و محبت - سکون کے لیے فرش ' حرکت کے لیے میدان - پس اسي بنا پر الهلال و البصائر کو بھي الگ الگ حصه دیا جاے - سیاسي معاملات کے لیے الهلال اور دیني امور کیواسطے البصائر خاص هونے چاهیں - گویا وه دنیا میں موجب صلاح ' اور یه آخرۃ میں سبب فلاح : ربنا اتنا في الدنیا حسنة و في الاخرۃ حسنة ! !

بلکه میرے نزدیک تو تبرکا و تیمناً افتتاح البصائر کا خطبات مجالس مولد هي کے بنا پر سیرۃ نبوي سے کیا جاے ' تا که موجب نزول رحمت و باعث برکت هو -

اگر اس تجویز سے جناب کا اتفاق ہوجائے تو نیک تفاول ہے - اس سے یہ غرض نہیں کہ الہلال کو دینی مضامین سے بالکل خالی کردیا جائے - بلکہ مقصود یہ ہے کہ الہلال میں اکثر مضامین سیاسی اور قلیل مذہبی ہوں - البصائر میں قاطبۃ امور دینیہ کی بحث ہو تاکہ :

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق

کی مثل صادق آجائے -

البصائر کو پرتو افگنی کے لیے جلد کھڑا کیا جائے - کہ در انتظار مطالعہ طلوع البصائر چشم جہان رو بتاریکی می آرد - والسلام -

الہلال :

شیخ عبد الوہاب شعرانی المصری نے اپنی ایک کتاب میں اُن احسانات و نعائم الہیہ کو جمع کیا ہے' جو انپر حضرۃ حق سبحانہ نے مبذول فرمائیں - اسکا نام کتاب المنن ہے اور معروف و عام ہے - ملاحظہ فرمائی ہوگی - وہ لکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا احسان اللہ تعالی کا کسی بندے پر یہ ہے کہ اُسے ایسے احباب و رفقا میسر آئیں' جو اُسکے کاموں کو سمجھیں' اسکی جانفشانیوں اور محنتوں کی قدر کریں' وہ جس جام کیفیت و ذوق سے سرشار ہو' اسکا ایک ایک جرعہ اُسکی طرح' اسکے دوستوں کو بھی نصیب ہو' تا وہ اُس عالم سے بیخبر نہ رہیں' جسکی خبریابی کیلیے کیف و حال شرط ہے' نہ کہ قیل و قال :

قــدر ایں بادہ ندانی بخـدا تا نچشی

میں کہتا ہوں کہ اگر علم و عمل' فضل و کمال' اور اہلیت و صلاحیت کے ساتھہ ارباب ذوق اور قدر شناسان کار کا میسر آنا ایک مخصوص احسان الہی ہے' تو پھر اُس شخص کیلیے آپ کیا کہتے ہیں جسے بغیر ہیچ گونہ اہلیت و صلاحیت' و بغیر حصول مقام علم و عمل' و خدمت حق و ملت' اس مقـام رفیع و مرتبۂ جلیل سے حظ وافر نصیب ہو؟ غیر ازیں کہ ایں جا کار بہ فضل ست نہ باستحقاق :

بر من منگر' بر کرم خویش نگر!

اگر شیخ شعرانی پر اللہ تعالی کا یہ احسان تھا کہ انہیں ایسے احباب و رفقا ملے' جو انکے علم و فضل کے قدر فرما اور انکے عمل و تقوی کے مرتبہ شناس ہوے' تو الحمد للہ کہ یہ عاجز اپنے ساتھہ اس سے بھی بڑھکر فضل الہی کی ایک بوالعجبی رکھتا ہے - یعنی با وجود جہل و بے مایگی' بندگان الہی مدحت طراز ہیں' اور با وجود بے عملی و سیہ کاری' مومنین مخلصین ذرہ نواز!

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو

کہ مستحق کــرامت گنــاہ گارانــد !

جناب کے رسائل و مکاتیب ہمیشہ جس حسن ظن کو بیمانہ سے لبریز ہوتے ہیں' اسکو بھی اسی عالم کا نتیجہ سمجھتا ہوں - مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مالک کی نظر صرف اپنے کرم و فضل پر ہو تو غلام کو بھی چاہیے کہ ہمیشہ اپنے قصور و خطا پر نظر رکھے - الہلال کا تذکرہ فرماتے ہوے جن خدمات اور انکے نتائج کی طرف جناب نے اشارہ فرمایا ہے' اصل مقصد کو سامنے رکھکر دیکھیے تو وہ کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ جس منزل کیلیے سینکڑوں برس پیہم سفر کی ضرورت ہو' وہاں اگر دو چار قدم آہستگی سے اٹھے بھی تو مستحق التفات نہیں - پس میری داستان اگر خود میری زبانی سننا چاہتے ہیں تو سن لیجیے - نہ تو علم و اعمال میسر ہے اور نہ عمل و خدمت' نہ جامعیت ہے اور نہ وسعت' نہ تو ادعا ہے اور نہ انتظار مزد و تحسین - اپنی اصلیت و حالت سے با خبر اور اپنی بے مایگیوں سے نا واقف نہیں ہوں - ہاں صرف ایک چیز ہے کہ اُس کا ادعا ضرور ہے' اور صرف وہی ہے کہ اسکی استقامت و قرار کیلیے ہمہ وقت مضطر و بیقرار ہوں - یعنی اگر میرے ہاتھہ جام لبریز سے خالی ہیں تو دل تنگ نہیں ہوں' کیونکہ حلق دولت تشنگی سے بھی مالا مال ہے' اور اگر صداے سیرابی نہیں رکھتا تو غمگین نہیں' کیونکہ الحمد للہ کہ فغان و شیون' تشنگی کی صداقت سے خالی نہیں' اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں آگ نہیں جلتی وہاں دھواں بھی نہیں ہوتا' اور اگر دھواں اُٹھہ رہا ہے تو یقین کیجیے کہ آگ بھی ضرور موجود ہے :

در خرابات ندیدستی خراب

بادہ پنداری کہ پنہاں می زنم

(۱) آپنے البصائر کا تذکرہ کرکے ایک ایسے تار کو چھیڑ دیا ہے جو اگر اپنا نوحۂ غم شروع کردے تو عجیب نہیں کہ تمام رات اسکے ایک ہی حرف ماتم میں ختم ہو جاے :

قدرے گرید و ہم بر سر افسانہ رود!

میرا موجودہ اعتقاد یہ ہے کہ زندگی صرف کام کرنے کیلیے ہے' یہاں تک کہ قلم و کاغذ ہی کی رفاقت میں پیـام اجل کا بھی استقبال کرے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنے دماغ اور ارادے کو تو سب کچھہ بنا دے سکتا ہے' پر اپنے جسم کو کیا کرے؟ بار بار اپنی حالت کا دکھڑا رونا ٹھیک نہیں' مگر البصائر کی اشاعت کا با وجود اعلان عام' اب تک وجود میں نہ آنا' ایک ایسا داغ خجالت ہے' جو مجبور کرتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ حق معذرت خواہی میں عرض حال کی اجازت پاؤں - میں فطرۃ کمزور جسم و قوی رکھتا ہوں - اسپر خود بھی صحت سے محروم اور نیز ایک ایسے دائم المرض بستر کا دائمی تیمار دار' جسکی تکلیفوں کے معائنہ کی طاقت کا رسدہ با وجود پیمان صبر و شکر' بسا اوقات ہاتھہ سے چھوٹ جاتا ہے اور علم اللہ' کہ اپنے دل میں اسکی ایک ایک صداے کرب ادایے کئی کئی خونچکاں زخم رکھتا ہوں - لیکن انسان کہ بندۂ علائق و محبت ما سوی اللہ ہے' رونا جانتا ہے مگر کسی کے دکھہ کو دور نہیں کرسکتا - پھر بے شمار دیگر صدمات و مصائب مستمرہ ہیں جنکی شکایت لا حاصل ہے' اسد مستزاد یہ کہ اپنے کاموں میں رفقاء کی اعانت سے بکلی محروم' اور اپنے سفر میں یکہ و تنہا چھوڑ دیا گیا ہوں - جو لوگ دور سے اپنے دینے کاموں کو دیکھہ رہے ہیں' کاش میں انہیں دعوت دے سکتا کہ کبھی میرے بیت الحزن کی طرف بھی ایک مرتبہ قدم رنجہ فرمائیں' اور ایک شبانہ روز یہاں بسر کرکے دیکھیں کہ یہ سب کچھہ جو ہو رہا ہے' کسی کیسی عزم شکن اور رہرو کداز دشواریوں میں ہو رہا ہے؟ اور پھر اُس حسن و جمال کی کشش دیکھیں تو بھی دیکھیں کہ کیسی کچھہ سحر کار و عمل فرموس ہے جو اپنے ایک نگہ غلط انداز سے مجبور و بیخود کرکے جو [illegible] چاہتی ہے' جانداد کان نظارۂ جمال سے کرا لیتی ہے! انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون!

الی اللہ اشکــو ما ألاقی من الهـوی

[illegible] قلبـی جوی و حریق!

[illegible]

[illegible] طمع [illegible]!

[illegible] النفس [illegible]

[illegible] و سهـق!

[illegible] من الحب [illegible]

[illegible]

اظل بی ریح العقـــل ما اطعم الکری
و للقلب مني رنة و خفوق !
بري حبها جسمي وقلبي ومهجتي
فلم يبق الا اعظم و عروق !

پھر ان تمام موانع و علائق کے ساتھہ اور تمام باتوں سے قطع نظر کیجیے - صرف ایک الہلال هي کي تحریر و ترتیب ' و فکر تدوین و فراهمي جمیع جزئیات و متعلقات پر نظر ڈالیے کہ کس قدر محتاج اعانت و رفاقت هون اور پھر اس سے بکلي محروم ؟ اگر الہلال کے مقصود اردو پریس کي موجودہ نظیر کی کوئي چیز هوتي تو شاید میں روز شام کو ایک مرتب و مدون الہلال پیش کردیتا - ایک لیڈنگ ارٹیکل اور چند نوٹ کسي نہ کسي طرح لکھہ ڈالے اور باقي کیلیے خبریں اور مراسلات کاتب کے حوالہ کیں - پورا اخبار مرتب هوگیا -

یہاں تقریباً هر سطر ایڈیٹوریل هے اور تقسیم ابواب و فصول مضامین ایک وقت میں متعدد افکار و اقلام کے محتاج - یورپ میں اس طرح کے رسائل جو نکلتے هیں ' تو کم ازکم انکے ادارۂ قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) میں ایک باب کیلیے ایک ایک شخص مستقل ضرور هوتا هے ' جسے هفتہ بھر سوا اپنے موضوع کے اور کسي چیز کي فکر نہیں هوتي - مجھے ایک شخص بھي ابتک ایسا میسر نہوا ' جس کے سپرد کوئي ایک باب کردوں اور پھر بالکل مطمئن هو جاؤں کہ میري شرکت وقت کي اس میں کسي طرح احتیاج نہ هوگي -

کہتے هیں کہ محبت ' روپیہ ' اور تلاش ' ایسے اجزا هیں جو اگر جمع هو جائیں تو پھر کوئي شے نہیں جو میسر نہ آے - مگر میرا تجربہ تو اس بارے میں اس سے بالکل مختلف هے - معاوضۂ مالي کے لحاظ سے قصور نہیں کرتا ' اور شاید اردو پریس کے انتہائي پیمانۂ مالي سے بھي بلند ترکیلیے هر وقت طیار هوں - تلاش ابتدا سے جاري هے ' اور محبت و خدمت و سلوک کي نسبت کیا کہوں ؟ یقین کیجیے کہ اگر کوئي خریدار ایک ادنی سي نظر التفات بھي رکھے تو میرا دل میرے پہلو میں نہیں بلکہ هتیلي پر هے :

گوهر دل نازنیناں را نمي افتد قبول
ورنہ من صد بار در راہ نیازش داشتم !

(۲) اس حالت کا نتیجہ یہ هونا تھا کہ اسباب کو مہیا نہ پا کر ارادوں کو بھي خیر باد کہوں : لا یکلف اللہ نفساً الا وسعها - لیکن مشکل یہ هے کہ اسباب ظاهري دماغ کے ارادے کو ضعیف کرسکتے هیں ' مگر دل کے اٹھے هوے جوش کو تو نہیں روک سکتے ؟ باهر کي دقتیں جتني بڑھتي جاتي هیں ' یقین فرمالیجے کہ دل کا جوش بھي اتنا هي زیادہ هوتا جاتا هے :

اذا هي زادت في اللوي ' زاد في الهوى
فلا قلبہ یسلو ولا هي ترحم !

تمام مجبوریوں کو دیکھتا هوں لیکن ساتھہ هي یہ بھي جانتا هوں کہ سمندر کي طغیانیاں همیشہ سے ایسي هي رهي هیں جیسي کہ اب هیں - جو ڈوب گئے ' انکے ساتھہ سمندر کو کوئي خاص دشمني نہ تھي ' اور جو پیرکر کنارے تک پہنچ گئے ' انکے لیے سمندر نے اپنے خواص بدل نہیں دیے تھے - جو پیرنے والے تھے وہ ہاتھہ پانوں ہلاکے کسي نہ کسي طرح کنارے تک پہنچ هي گئے ' اور جنکي همت نے جواب دیدیا وہ بالاخر نہنگ و ماهي کي غذا بننے کیلیے اسکے اندر هي رهگئے - کام کرنے والوں کیلیے مصائب علائق و حیات زنجیر پا نہیں هو سکتے -

(۳) کسے معلوم هے کہ کتنے ولولے هیں جو اٹھتے هیں اور انہیں دل سے زبان تک پہنچنے کي مہلت بھي نہیں دي جاتي کہ وقت دوسرا ' اور موسم موافق نہیں :

ما اهل شوق عوام اند و گفتگو عربي ست

لیکن ایک مخصوص دیني رسالہ کے خیال کو ضبط نہ کرسکا کہ ضرورت اشد شدید نظر آئي - الہلال میں جب کبھي کسي دیني و علمي موضوع پر کچھہ لکھتا هوں تو قلت ضخامت و تنوع مطالب کے خیال سے قدم قدم پر دامن قلم الجھتا هے اور مجبوراً ارادوں کو ملتوي کردینا پڑتا هے - سب سے بڑي مقدم شے یہ هے کہ قران حکیم کے متعلق بے اختیار جي چاهتا هے کہ نہایت کثرت سے هر پہلو پر بحث کیجاے ' اور صدها مباحث و معارف هیں جو اسکے متعلق پیش نظر هیں ' بلکہ بہت سے بصورت تحریر مدون بھي هوچکے هیں ' مگر انکي اشاعت کا کوئي ذریعہ نہیں -

ضرورت هے کہ ایک هي وقت میں قران حکیم کو مختلف اشکال بحث و معارف میں اس طرح پیش کیا جاے کہ اسکے جمال عظمت کا نظارہ عام هو جاے -

غرضکہ انہیں خیالات کي بنا پر پہلے باسم البیان اور پھر البصائر اسکا اعلان کیا گیا -

ارباب تجربۂ و کار جانتے هیں کہ اس قسم کے کاموں کیلیے تحریر مقالات و تالیف مضامین سے زیادہ صرف وقت کي چیز محض ترتیب اور اسکي ذمہ داري هوتي هے - میں نے البصائر کا اعلان تو کردیا کہ کسي نہ کسي طرح اسکے لیے بھي وقت نکال لونگا - لیکن پھر اپني حالت کو دیکھا تو معلوم هوا کہ موجودہ اشغال نے جو حالت مصروفیت وانہماک کي کر رکھي هے ' اب وہ اس آخري درجہ تک پہنچ گئي هے کہ اگر تھوڑا سا بھي کام اپنے ذمہ اور لے لیا تو کام تو کسي نہ کسي طرح هو رهیگا لیکن ساتھہ هي رات کے چند گھنٹے جو آرام کے بمشکل میسر آجاتے هیں ' انسے بھي محروم هو جاونگا - وقال اللہ سبحانہ : ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکہ -

پس کسي قدر متوقف هوا کہ اگر الہلال کیلیے نہیں تو کم از کم البصائر هي کیلیے اتني اعانت میسر آجاے کہ کم از کم اسکي ترتیب اور ذمہ داري هي سے سبکدوش هو جاؤں - اسي فکر و انتظار میں ادھر کئي مہینے صرف هوگئے ' لیکن بالاخر نتیجہ یہي نکلا کہ اپنے سوا نہ کسي اور کا انتظار کیجیے ' اور نہ یاس بنیاد امیدونکا اپنے دل کو مدفن بنائیے !

(۴) یہي سبب هے کہ البصائر کا اعلان الہلال میں روک دیا گیا کہ اس بارے میں احباب کرام سے میري شرمندگي حد تحمل سے گذر چکي تھي -

(۵) موجودہ حالت یہ هے کہ سب سے پہلے احباب کرام سے بکمال اسف و ندامت خواستگار معافي هوں کہ اشاعت البصائر کا اعلان کرکے ایفاء عہد سے مقصر رها - اسکے بعد جو کچھہ عرض کرسکتا هوں وہ یہ هے کہ جن کاموں کا اس مسبب الاسباب نے اس عاجز کي زباني اعلان کرا دیا هے ' یقین هے کہ انکي تکمیل کي بھي توفیق مرحمت فرمائیگا ' اور مجھے اپنے بندوں کي نظروں میں شرمندہ و رسوا نہ کریگا - میں الحمد للہ کہ خود هي اپنے کاموں کو انجام دے رها هوں اور ز درنگا - اسکے فضل کارساز کے جو کرشمے دیکھہ رها هوں ' اسکي دوسروں کو خبر نہو ' مگر دیکھنے والا تو منکر نہیں هوسکتا - میں نے البصائر کا اعلان کیا هے تو انشاء اللہ یہ اعلان کبھي ذلیل و شرمندہ نہوگا - بغیر تعین وقت کے کہتا هوں کہ جلد سے جلد البصائر کو جسکا اعلان هوچکا هے ' اور وہ بھي

جس کا اعلان نہیں ہوا ہے ' پیشکش ارباب ذرق و بصیرۃ کرونگا - یہ سچ ہے کہ بہ حسب ظاہر میری حالت مزید محنت و صرف دماغ کی امید نہیں دلاتی ' لیکن اگر دنیا کی نظر میرے ضعف و بے سروسامانی پر ہے ' تو میری نظر بھی کسی کی بخشش بے ساماں پر ہے - میری حالت کے دیکھنے والے مایوس ہوں ' پر میں جسے دیکھتا ہوں وہ اپنے دیکھنے والوں کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا ! و للہ در ما قال :

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــابـــاینـــم !

اگر اُس رب کریم نے چاہا تو دنیا کے صفحۂ اعمال میں ایک نئی نظیر کا اضافہ ہوگا اور خدا دکھلا دیگا کہ اگر اسکی مدد شامل حال ہو' تو ایک گرفتار مصائب و الودۂ علائق ہستی تن تنہا بہ یک وقت کتنے کام کرسکتی ہے ' اور پھر کس طرح اُن میں سے ہر کام کو بہ جلوۂ خاص و بہ حسن اختصاص انجام دیتی ہے ؟

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمرو خسروان بے کلہ اند !

(۶) " ادارۂ سیرۃ نبوی " کی نسبت غالبا جناب نے یہ خیال فرمایا ہے کہ اس عاجز نے قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ' مگر اُس مضمون سے یہ مقصود نہ تھا - " ادارۂ سیرۃ " تو کئی سال سے تحت ادارۃ جنـاب مولانا شبلی قائم ہے اور سیرۃ کبیـر کی تدوین میں مصروف ' میرا مقصود صرف یہ تھا کہ عام رسائل و خطبات سیرۃ کے کام پر بھی توجہ کی جاے -

خود اس عاجز نے اپنی نسبت صرف اسقدر وعدہ کیا ہے کہ اگر ربیع الاول قادم تـک کسی بزرگ نے ترجہ نہ فرمائی تو انشاء اللہ چند مقالات بطور خطبات سیرۃ لکھنے کی کوشش کرونگا - یہ خیال نہایت بہتر ہے کہ البصائر کا آغاز اسی سے ہو - و الا مر بیدہ سبحانہ -

(۷) آخر میں جناب کے اظہار حسن ظن و لطف و کرم کیلیے مکرر شکر گذار ہوں - نیز معافی خواہ کہ اس تقریب میں اپنی داستان غم چھیڑنی پڑی اور کئی کالم اسمیں ضائع کیے :

ہفت آسمـان بگردش و ما درمیـانہ ایم
غالب دگر مپرس کہ بر ما چہ می رود ؟
و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد ! "

اعـانۂ مہـــاجـرین عثمـانیــہ

اسعد پاشا پریسیڈنٹ سوسائٹی نوآبادی مہاجرین اناطولیہ کا ایک تار ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ کو موصول ہوا ' جس میں صاحب موصوف نے با حوصلہ مسلمانان ہند کے حوصلہ و ہمت کا واسطہ دلاکر قوم سے اپیل امداد مالی کی بابت فرمائی ہے -

جناب کو یاد ہوگا کہ عند الملاقات آپ سے یہ طے پایا تھا کہ بلاد ہند کے دورہ میں جناب اور ہم' سب مہاجرین کے امداد کیلیے چندہ کی تحریک کما ینبغی ملکر کرینگے -

مگر جو وقت اسکے لیے موضوع تھا وہ وقف پریشانی ہی رہا - اور ابتـک حوادث زمانہ نے اسکی مہلت ندی کہ مسلمانان ہند کسی اور طرف اپنے خیالات کو منعطف کریں -

اس انتظـار نے بہت وقت ضایع کردیا ' اور اب وہ وقت آگیا کہ صدہا خـاندان ترک مہـاجرین کے مسلمانان ہنـد کے امداد و اعـانت کے بھروسہ پر ردائی خیموں میں بے سروسـامانی سے موسمی شدت سرما کا مقابلہ کر رہے ہیں - ابتک انکو صرف شدت سرما ہی کا مقابلہ ہے - آیندہ جو وقت آنیوالا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ سخت مشکل ہوگا - تقریباً اگلے مہینہ اوائل جنوری میں برف انکو اس قابل بھی نچھوڑیگی کہ کسی اعانت و امداد کے مستحق ہوں ' یا کسی کو انکے ساتھہ سلوک و اعانت کا موقع ملے -

تعمیرات شروع ہوگئی اور تقریباً نصف تـک انجام بھی ہوچکی ہے -

اب اگر اسوقت انکـو مالی امـداد نہ پہنچی ' تو نصیب دشمنان انکو وہی روز بد دیکھنا ہوگا ' جو انسے پہلے برف باری کے نذر ہوجانے والے خاندانوں کو دیکھنا پڑا تھا -

مسلمانان ہند کی حمیت سے ہرگز اسکی امید نہیں کہ وہ اس الزام کو ا

نازت بکشم کہ نازنیفی

کہکر اپنے سر لینے کے لیے تیار ہوں کہ انکے دلاے ہوے حوصلہ اور بڑھالی ہوئی ہمت پر بڑھکر خاندان ہاے ترک برف اور سرما کی بھنیٹ چڑھجائیں - وہ تار یہ ہے :

Constantinople.

DR. ANSARI

COMRADE, DELHI.

Colony needs money badly send funds quickly.

ESSAD

خاکسار مختار احمد - انصاری دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا سـالانہ اجلاس آگرہ میں بتاریخ ۲۹ - ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع منعقد ہوگا - پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا -

دسمبر میں آگرہ کی آب و ہوا نہایت سرد ہوگی اسلیے چاہیے کہ موسم سرما کے کافی لباس و بستر کے ساتھہ تشریف لائیں -

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میٹر و پول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے - ممبروں کی خوراک کی قیمت حسب ذیل ہوگی :—

انگریزی کہانا	۳ روپیہ	یومیہ
ہندوستانی کہانا	۲ روپیہ ۸ آنہ	یومیہ
ملازموں کا کہانا	۸ آنہ	یومیہ

لیکن انہیں ممبروں کے قیام وطعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا ' جو اپنی تشریف آوری سے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تـک ہمیں مطلع فرمادیں -

کمیٹی نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹی اسٹیشنوں پر کیا ہے لہذا مناسب ہوگا کہ جناب انہیں دونوں اسـٹیشنوں پر تشریف لائیں جہاں آپکو سواری اور والنٹیر ہر وقت مل سکینگے ' انکے علاوہ اگر کسی اور اسٹیشن پر آپ آترنا چاہیں تو ۱۵ دسمبر سنـہ ۱۹۱۳ ع سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرمادیں -

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخلہ لیجائیگی :—

درجہ خاص	۱۰ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ اول	۵ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ دوم	۳ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ سوم	۲ روپیہ	دونوں دن کیلیے

سید ظہور الدین شاہ

آنریری سیکریٹری ریسپشن کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

اطـلاع جـدیــد

چند صوبوں کے مسلمانوں کی خواہش سے اجلاس کی تاریخیں بدل دی گئیں اب ۲۹ - ۳۰ - کی جگہہ - ۳۰ - ۳۱ - دسمبر کو منعقد ہونگی -

يتيمونكي فرياد

حسيني يتيموں كي دل هلا دينني والي فريادیں اگرچه مومنين كے گوش دلمیں برابر آيا كرتي هيں اور كوئي وقت ان آوازوں كے لیئے معين نهيں ليكن محرم كا زمانه جيسي خصوصيت كے ساتهه ان آهوں كي ياد تازه هونے كے ليے مخصوص هے ' اسكو مومنين كے قلوب هي خوب جانتے هيں - هر ايک دل ميں ان كي اعانت و جاں نثاري كا ولوله' اور هر زبان پر ياليتني كنت معهم فافوز فوزاً عظيماً كا نعره بلند هے ' اور هر آنكهه ان كربلائي مصيبت زده يتيموں كے ليے خون كے آنسو رو رهي هے اور هر مومن ان كي همدردي و جاں نثاري كا موقع نه پانے سے مثل اپنے امام عصر عجل الله ظهوره كے اس حسرت و افسوس ميں هزاروں حسرتوں كے ساتهه ان الفاظ كو اپني زبان پر جاري كررها هے كه "گو همكو زمانے نے موخر كرديا اور هم ان بيكسوں كي امداد اپني جان و مال سے نكرسكے ليكن جبتک زنده رهيں گے اسوقت تک اس حسرت مين روبا كرينگے " اور سچ بهي يهي هے كه اب كوئي موقع بجـز اس حسرت و افسوس كے باقي هي نهيں رها - مگر آئيے - هم آپ كو ايک ايسي صورت بتلائيں كه جس سے في الجمله آنسو پونچهه سكيں اور كسيقدر اس حسرت و افسوس كي تلافي هوسكے - آل انڈيا شيعه كانفرنس كے دار اليتامى ميں مصائب يتيمان حسين مظلوم پر رونيوالوں كے (٧٧) يتيم ايسے لا وارث و بيكس اور بے پدر و بے بس جمع هيں جو بے تامل ايتام آل محمد سے تعبير كيے جاسكتے هيں - حسين مظلوم كے يتيموں پر روئيے اور انهيں كي ياد ميں انكي اعانت كركے آنسو پونچهيے -

جاڑے كا زمانه آگيا هے انكي بے سروساماني پر رحم كيجيے !

يتيموں كي تعداد يوماً فيوماً بڑهتي جاتي هے اور يهاں آمدني كي كوئي سبيل نظر نهيں آتي - اگر آپ حضرات زكواة ' فطره ' اور چرم قرباني اور چٹكي فنڈ اور امام ضامن اور محرم كے منتي زيور اور في مجلس ايک حصه كي قيمت اور ايسي هي ايسي سهل تدبيروں سے باقاعده اور مستقل اعانت فرماتے رهيں تو بهت كچهه امداد حاصل هوسكتي هے -

خداوند عالم آپكو اپنے بچوں كے سروں پر سلامت ركهے - آپ اس زمانے ميں مجلسيں بهي منعقد كرينگے - اسيري يتيمان حسين كي ياد ميں اپنے بچوں كو بيڑياں اور زنجيريں اور طوق اور علي بند اور چهلے پهناوينگے ' اور انهيں ديكهكر يتيمان حسين كي حالت زار كو ياد كركے خون كے آنسو رلوائينگے - ميں عرض كروں گا كه ان چيزوں كا صحيح اور بهترين مصرف اس دار اليتامى كي اعانت اور دستگيري هے -

هيں يتيمان حسيني كے هم ادنى خادم
دم گريه تمهيں اي اهل عزا ياد رهے

الداعي الى الخير

خادم ايتام السيد علي غضنفر عفي عنه

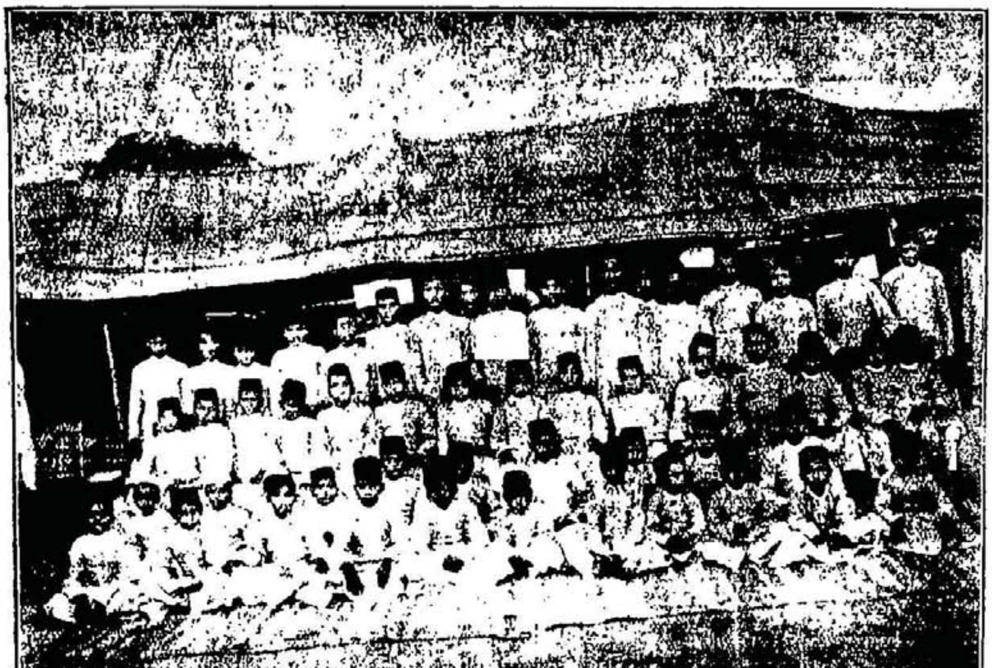

آل انڈیا شيعه كانفرنس كا دار اليتامى

جسكي اعانت بلا تفريق تمام مسلمانان شيعه و سني كو كرني چاهيے

خطوط جهنم سے

اصل مصنف ان خطوں كا ايک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم كے ايسے حيرت انگيز اور پر تاثير نقشے كهينچے كه يورپ كي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش ميں جگه دي -

يورپ كے بعض اعلى تعليم يافته نے مجهے اس ترجمے كي داد دي اور هندوستان كے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد كيا - بهر صورت كتاب قابل ملاحظه هے -

كل خطوط تيس هيں جو سلسله وار شايع هو رهے هيں - پورے مجموعے كي قيمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپئه - ١ - آنه هے - هر خط كي جدا گانه قيمت ٢ - آنه - محصول ڈاک كا اس كے علاوه هے -

شرف الدين احمد

محله بهاري كدران - رام پور اسٹيٹ - يو - پي

عالم اسلامی

عراق

مسئلۂ آبپاشی

معاصر عربی " النہضہ " نے جو بغداد سے نکلتا ھے ' اس سب سے بڑی تجویز کے متعلق بحث چھیڑی ھے جو دولت عثمانیہ عراق بلکہ تمام سلطنت میں جاری کرنا چاھتی ھے -

تجویز یہ ھے کہ (الحلہ) کو پھر اسی حالت پر لے آیا جائے جو بابلی اور عربی تمدن کے زمانے میں تھی ' اور اس سے تمام ساحلوں اور ان ساحلوں سے قرب و جوار کی زمینوں کو سیراب کیا جائے تاکہ ان شہروں میں اسکی دیرینہ سرسبزی و آسودگی پھر واپس آجائے ' وہاں کے باشندے دولتمند ھو جائیں ' اور اپنی دولتمندی کی مساعدت سے جہل و فلاکت کو دفع کرسکیں -

" دولت عثمانیہ آج سے نہیں بلکہ اسوقت سے جب کہ مرحوم ابو الاحرار مدحت پاشا بغداد کا والی تھا ' اس مفید و نافع تجویز کے اجرا کی فکر میں ھے - مگر وہ برابر فکر ھی میں رھی یہاں تک کہ دستور کا اعلان ھوا - اسوقت نظریں پھر ان طلائی نعمتوں اور الہی خیرات و برکات کی طرف متوجہ ھوئیں جو یہ عظیم الشان نہر (جس پر حکومت بابل اور دولت عباسیہ نے اپنے اپنے تمدنوں کی بنیاد رکھی تھی) بیکار بہا لیجاتی ھے - دولت عثمانیہ نے نقشوں کی تیاری کا کام سر ولیم کاکس ایک مشہور انگریز انجنیر کے متعلق کیا - ولیم کاکس عراق کی پست و بلند اور آباد و ویران زمینوں میں پھرا - مختلف سطحوں اور آیندہ قابل زراعت زمین کی پیمایش کی - اور اسکے بعد ایک رپورٹ پیش کی جسمیں تفصیل کے ساتھ ان اعمال ہندسہ (انجنیرنگ ورکس) کا ذکر کیا تھا جنکی ان برباد شدہ نہروں کے دو بارہ اجراء میں ضرورت ھوگی -

اس رپورٹ سے معلوم ھوا کہ اس قسم کی زمینیں عراق میں مصر سے بھی بہت زیادہ ھیں -

ولیم کاکس نے تجویز کیا تھا کہ ایک بند اسطرح باندھا جاے کہ نہر فرات کا پانی بلند ھوکے نہر الحلہ میں گرے - اس سے نہر الحلہ بآسانی جاری ھو جائیگی -

ان اعمال نظریہ اور مباحث و تحقیقات فنیہ کے بعد جب وہ عراق سے واپس آیا تو بند کی فکر دامنگیر ھوئی -

ناظم پاشا نے جو اسوقت بغداد کے والی اور نیز قائد تھے ' باب عالی سے اس تجویز کی تکمیل کے واسطے مراسلت کی ' اور سر جیکسن اور دولت عثمانیہ میں ایسے شرائط کے ساتھ معاھدہ کرادیا جو دولت عثمانیہ کے خزانہ کے لیے سخت مضر تھے - باب عالی نے اس معاھدہ کو اس عذر کی بنا پر فسخ کرنا چاھا کہ یہ معاھدہ سر جیکسن او ر ناظم پاشا میں تھا نہ کہ باب عالی کے ساتھ ' مگر یہ کوشش کامیاب نہ ھولی ' کیونکہ ناظم پاشا کو ایسے اختیارات دیدیے گئے تھے جنکی بنا پر انہیں معاھدہ پر دستخط کا حق حاصل تھا - اسکے علاوہ یہ بھی ظاھر ھے کہ اس قسم کا معاھدہ بغیر باب عالی کی موافقت کے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا تھا -

اس معاھدہ سے خزانہ کو جسقدر نقصان پہنچیگا اسکا تخمینہ ڈھائی لاکھ پونڈ کیا جاتا ھے یعنے ساڑھے ۳۷ لاکھ روپیہ - کیونکہ خزانہ کو اس معاھدہ کی رو سے سر جیکسن کو ساڑھے چار لاکھ پونڈ دینا پڑیگا - حالانکہ واقف کاروں کا بیان ھے کہ موجودہ حالت میں اسکے لیئے دو لاکھ پونڈ سے زیادہ کی ضرورت نہیں "

اسکے بعد اخبار مذکور لکھتا ھے :

" ماضی پر تاسف و تحسر بیکار ھے - البتہ اسکا یہ فائدہ ھے کہ اس سے مستقبل کے لیئے عبرت و بصیرت حاصل کیجائے - اس معاملہ کے متعلق میں نے جو کچھہ لکھا ھے وہ اسلیے ھے کہ مجھے معلوم ھوا ھے ' دولت عثمانیہ اسی سر جیکسن سے ایک اور معاھدہ بھی مبانیہ تک نہر لیجانے کے لیے کرنے والی ھے - اس نہر کا مقصد یہ ھے کہ جب فرات میں طغیانی ھو تو اسمیں پانی آکے جمع ھو جائے ' اور جب فرات میں پانی کم ھو جائے تو اس جمع شدہ پانی سے فائدہ اٹھایا جائے - غالباً یہ معاھدہ بھی اسیطرح ھوگا جسطرح کہ پہلا معاھدہ ھوا تھا - پس ممکن ھے کہ حکومت سونچے اور تحریر شرائط کی خدمت ایسے اشخاص کے متعلق کرے ' جو قابل اور مخلص ھوں ' تاکہ دانستہ یا نا دانستہ خزانہ خلافۃ اسلامیہ کو نقصان نہ پہنچے "

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی .

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' ھندوستان میں اس کے متعلق شورش ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اور جو کچھہ انہوں نے لکھا ھے وہ (Man on the Spot) کا مصداق ھے - اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ھوئی ھے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - یہ ایک ایسی کتاب ھے جسکو مسلمانوں کی موجودہ بیداری کی ایک موثر سرگزشت سمجھنا چاھیے - درمیان میں جابجا متعدد ھاف ٹون تصویریں بھی دی ھیں - تمام درخواستیں نشان ذیل پر آنی چاھئیں -

قیمت ایک روپیہ — المشتہر

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

طب یونانی

دھلی طب یونانی کا گھر ھے ' اور ھندوستانی دوا خانہ کا نام خالص اور بہترین یونانی ادویہ کے لیے بہت مشہور ھوچکا ھے - جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اِسی دوا خانہ کے پیٹرن ھیں - صدھا مفرد اور مرکب اصلی دوائیں مناسب قیمتوں سے اِس دوا خانہ میں فروخت ھوتی ھیں - فہرست ادویہ مفت -

المشتہر
منیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلی

المراسلۃ والمناظرۃ

اهـــل سنت و شیعـــه

و اعتصموا بحبل الله جمیعاً ولا تفرقوا و اذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمة اخوانا -

جناب مولوي شیخ فدا حسین صاحب پروفیسر دینیات شیعه علیگذہ کالج کا ایک مبسوط اور فاضلانه مضمون یکم شوال مکرم کے الهلال میں شائع هوا هے جس کا مقصد اسقدر محمود و مسعود هے که میں اوسپر جتنا بهي اظهار مسرت کروں بجا هے - یه تمنا میرے دلمیں مدتوں جوش مارتي رهي هے - شیخ صاحب کا اس مقصد پر قلم اوٹهانا میرے ماني الضمیر سے توارد هے - فالحمد لله علي ذالک -

لیکن اس اتحاد کے تحصیل کے مختلف طریقے هیں -

یه اتفاق کیونکر هو؟ اس سوال کے جواب میں افسوس که میں شیخ صاحب سے متفق الراي نهیں هوں اور میري نیک نیتي اصرار کر رهي هے که میں ارنهیں مفید مشوروں سے مدد دوں - اونکا یه احسان نظر انداز کردینے کے قابل نهیں هے که انهوں نے اس مسئله کو معرض بحث میں لاکر اهل خرد کو اوس پر راے زني کا موقعه دیا اور اسي کا مقتضی هے که هر شخص سچائي کے ساتهه اسپر بحث کرکے اصل مقصود حاصل کرے -

اول یه سمجهه لینا ضروري هے که اتفاق سے کونسا اتفاق مراد هے؟ آیا دنیوي اتفاق - یعني شیعه اور سني دونوں اپني اپني مذهبي حالت پر قائم رهکر اون اختلافات کو جو محض مذهبي هیں، مذهب هي کے دائرہ میں محدود رکهیں، اور تمدن و معاشرت کي راہ کو منازعت و جدال کي قزاقانه دست درازیوں سے بچائیں -

یه اتفاق تو نهایت ضروري هے که بغیر اس کے کسي متمدن قوم کو چارہ کار نهیں - ظاهر هے که جب ایک کشتي میں مختلف اقوام کے افراد جمع هوں اور وہ تباهي میں آجاے تو اوس وقت کشتي کي حالت سے بیخبر رهکر مذهبي مباحثات شروع کردینا کسي طرح دانائي کا فعل نهوگا - بلکه اوس حالت میں وہ سارے قصوں جهگڑوںکو بالاے طاق رکهکر صرف اوس مصیبت کے دور کرنیمیں متفقه مساعي سے کام لینگے جو اون سب پر یکساں وارد هوئي هے -

یا مجلس مناظرہ - فرض کیجیے که وہ خاص مذهبي بحث کي مجلس هے جس میں مناظر اپنے حریف سے سرگرم گفتگو هے - اس حالت میں اگر ایک شیر درندہ مجلس میں آ پہنچے تو پہلے اس نئي بلا کا دور کرنا ضروري هوگا اور یه لحاظ نه کیا جائیگا که صرف ایک هی طرف کے لوگ مدافعت کریں !

یه اتفاق تو وہ هے جو مدنیت و معاشرت نے همارے لیے لازم قرار دیا هے لیکن جهاں تک خیال هے، شیخ صاحب اس اتفاق کے درپے نهیں هیں - بلکه وہ مذهبي اختلافات کو نابود کرنا چاهتے هیں، اور اسمیں شک نهیں که یه اتفاق کا فرد اکمل هے، اگر میسر آجاے تو منتشرہ قوت مجتمعه هوسکتي هے، اور جس دن هم اس اتفاق کي مبارک صورت دیکهیں گے، وہ همارے عروج حقیقي کے صبح کا یوم طلوع هوگا -

میں نهایت خوشي کے ساتهه مرحبا کهتا هوں اوس شخص کو، جس نے اس اتفاق کي آواز سنائي - صرف اس وجه سے که مولوي شیخ فدا حسین صاحب اس اتفاق کي خواهش رکهتے هیں، میں اونکو عزت کي نگاہ سے دیکهتا هوں - اور چونکه میں اونکا شریک هوں اسلیے مجهپر فرض هے که میں اونهیں مطلع کردوں که انهوں نے اس اتفاق کے طرق تحصیل میں لغزش کي هے، اور شیخ صاحب ایسے فاضل کي شان سے بعید هے که وہ ایسے اعلی مقصد پر بحث کرنیکي حالت میں اختلاف مسائل کا اس طرح ذکر کریں، جس سے اپنے هم مذهبوں کي کهلي طرفداري اور دوسرے گروہ کي قوت ادله سے چشم پوشي ظاهر هوتي هو - نیز اتفاق کے حامي کو ایسے الفاظ کا استعمال بهي روا نهیں جو کسي سینه پر تیر دلدوز کیطرح زخم کرنے والے یا کسي قوم کو اشتعال دلانے والے هوں، علی هذا اونکو یه بهي مناسب نهیں که وہ سنیوںکو هر طرح مجبور کریں، بلکه اونکي اس روش سے خیال هوسکتا هے که کهیں وہ اتفاق کے پردہ میں اپنے مذهب کي ترویج تو نهیں چاهتے؟ کیونکه اونکے طرز اتفاق کا ماحصل یه هے که شیعه تو اپنے حال پر شیعه رهیں مگر سني شیعه هوجاریں، تبرا کهیں، عزا داري کریں حتی که شیعوں کي ایک ایک رسم کي تقلید هو، اور معهذا آپس میں جنگ و جدل بهي کریں، جب تو اتفاق ممکن هے ورنه نهیں!

اس موقعه پر مناسب هے که میں مولوي فدا حسین صاحب کے الفاظ بعینها نقل کردوں - ملاحظه هو - فرماتے هیں :

" میرا مطلب یه نهیں که شیعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هو جاریں (یعني شیعه تو اپنے حال پر شیعه هي رهیں، اسلیے که) ظاهر هے که وہ مسئلۂ خلافت کو جزو دین و مناط ایمان سمجهتے هیں (پس اونکا اپنے مقام سے سرمو تجاوز کرنا ممکن نهیں) مگر اهل سنت مسئلۂ خلافت کو ایک امر دنیوي سے زیادہ وقعت نهیں دیتے (مطلب شیخ صاحب کا یه هوا که اهل سنت اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هو جاریں) میري راے یه هے که سنیوںکو باستثناے خلفاء راشدین شیعوں کے ساتهه هر اوس شخص کے برا کهنے میں همدردي کرنا چاهیے جس سے شیعه ناراض هوں اور اپني ناراضي اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاهر کردیں (یعني خلفاء راشدین کے سوا اور تمام صحابه کرام رضوان الله تعالی علیهم اجمعین اور ازواج مطهرات اور اولیاء کرام و ائمه دین جس جس سے بهي شیعه ناراض هوں، سني سب پر علي الاعلان تبرا کهکر شیعوں کو راضي کریں غرض اپنے بزرگان دین و پیشوایان مذهب سب کو سني گالیاں دیں مگر شیعوں کو ضرور رضامند کریں) لهذا سنیوں کو لازم هے که قطعاً ان حرکات سے پرهیز کریں - اور شیعوں کے ساتهه عزا داري اور همدردي کیا کریں نه صرف یهي بلکه اس میں حصه بهي لیا کریں "

مجهے تعجب هے که الهلال کے فاضل مدیر نے کیوں نه اس مضمون کے هر پهلو پر نظر ڈالي - اور کسلیے اسپر پوري بحث نه کي؟

رها یه ارشاد که سني عزا داري میں شرکت و همدردي کریں تو خدا سنیوں کو ایسي عزا داري سے محفوظ هي رکهے - امام مظلوم علیه السلام کي شهادت کي تاریخ اور غم غلط سامان دیکهئے تو شادي رچي هوئي هے - باجے بج رهے هیں، چراغاں هو رها هے، دهوم مچي هوئي هے، سارے عیش کے سامان جمع هیں، میلے لگائے جاتے هیں، آکهاڑے جمائے جاتے هیں، تعزیونمیں صنعتونکا مقابله هے، عزا داري تهوڑي هي هے - ایک اچهي خاصي نمائش هے - جشن هے - تماشه هے - فتح یزید کي تصویر کهینچي جاتي هے -

هم اس عزا داري كے روا دار نہيں - برا دران شيعه اور اون كے ساتهه بعض جاهل سني بهي ان حركات ميں شريک هوں' تو اونكي ان حركات كو بهي نا پسنديدگي كي نظر سے ديكهتے هيں كه يه يزيد اور يزيديوں كي فتح كي نقل هے جسكي صورت ديكهنا تـک هميں كبهي گورا نہيں - اگر حضرات شيعـه انصاف كريں تو اونهيں بهي اس كا اعتراف كرنا پڑيگا -

البته اماميں عليهما السلام كي شہـادت كي مجلس خود هم بهي كرتے هيں - اونكي ارواح طيبه كے ليے ايصال ثواب ' سبيليں لگانا ' بهوكهوں كو كهلانا ' صدقه كرنا ' خيرات دينا ' مغموم هوكر آنكهوں سے آنسو بہانا ' هماري سعادتمندي هے - پان چهوڑ دينا اور اوس سے نفيس تر دهنيا يا گوٹه كهانا مفت كرم داشتن اور ايک فضول بات هے - نه كہيں سے منقول نه مائور - نه سنت نه مستحب -

شيخ صاحب نے سنيونكو مشوره ديا هے كه وه شيعوں سے اتفاق كرنيكے ليے آپس ميں جنـگ و جدل كريں - ملاحظ هوں شيخ صاحب كے الفاظ :

" اور بڑي مصيبت عظمي يه هے كه هميشه سے هو يا نه هو' مگـر اس زمـانه ميں تو ضرور ناصبي سنيوں كے پرده ميں هيں (غـالبـاً ناصبي كا لقب اون سنيوں كو عطـا هوا هے جو تعزيے نہيں بناتے)

بيچـارے سنيوں نے اپني سادگي (يعني حماقت) سے بہت سے لوگوں كو جو در حقيقت ناصبي هيں ' سني سمجهـا- ان لوگوں كو سني بهي اپنے ميں سے نكال ڈاليں اور مثل شيعوں كے انكي برائي كا اعلان كر ديں (تا كه آپس ميں خوب جوتي پيزار هو اور ان سے بيزاري ظاهر كر ديں) پهر ديكهيے شيعه ان كے ساتهه كيسي محبت كا بر تاؤ كرتے هيں "

سبحان الله - كيـا عمده مشوره هے ؟ اون سے جنـگ كرلو اس اميـد موهوم پر كه شيعوں سے اپنا مذهب چهوڑ دينے كے بعد اتفاق هو جائگا !!

اسي اتفاق كي حمايت ميں مسئلۂ خلافت كي بهي بحث چهيڑدي هے جسميں سنيوں كا پہلو كمزور دكهلا يا هے - يہانتک كه فرمايا هے كه :

" اهل سنت مسئله خلافت كو ضروريات دينيه اور اصول دين سے نہيں مانتے بلكه ايک امامت دنيويه سے زائد اسكي وقعت نہيں كرتے "

جس مقصد سے يه كہا گيا هے ' اوس كے لحاظ سے سنيوں كے مذهب و معتقدات پر ايک حد تک حمله هے ' خاصكر جبكے اسكے مقابل شيعوں كے جانب سے يہانتک زور ديا گيا هو كه :

" ايک امام معصوم كا منتخب هونا ضروري تها جسے خود پرور دگار عالم انتخاب فرمائے - وه ايسا نه كرتا تو لازم آتا كه اوس نے ترک اصلح كيا - ان خيالات كيوجه سے شيعه انتخاب خدا وند كي ضرورت دو بضرورت عقل پسند كرنے پر مجبور هوگئے "

گذارش هے كه آپ كے نزديک پروردگار عالم خاطي اور تارک اصلح هوا اور ضرور هوا - كيونكـه اوس نے كسي امـام معصوم كا انتخـاب نہيں فرما يا - اگر فـرمايا هو تو اپ كوئي آيت پيش كيجيے - مجهے اس وقت كسي مسئله ميں خواه مخواه بحث چهيڑنا مقصود نہيں هے - بلكه صرف يهه دكهلانا مد نظر هے كه شيخ صاحب غلط راه چلے :

ايں ره كه تو مي روي به تركستان ست -

يهه موقع اختلافي مسائل كي بحث چهيڑ نے يا دل آزاري كرنے والے فقرے لكهنے كا نہيں تها - نه اس صورت سے اتفاق ممكن هے كه سنيوں كو شيعه هو نے پر مجبور كيا جاے - اون كے مجبور هونے كي كوئي وجـه ؟ هاں اتفـاق كي يهـه صورت تهي كه آپ شيعوں كيطرف متوجه هو تے اور اون كو اون عقائد سے رجوع كرنے پر آماده كرتے جو سني شيعوں كے اتفاق كي راه ميں سخت حجاب مانع هوگئے هيں - زور ديتے كه شيعه تبرا سے مطلقا پرهيز كريں اور اوس كو حرام سمجهيں - بتلاتے كه بد گوئي و سب و شتـم خود انكے اصول و اخلاق كے بهي خلاف هے -

محمد نعيم الدين عفي عنه ناظم انجمن اهلسنت و جماعت - مـرادآباد

بقيـه فهـرست زر اعانـۂ مسجد كانپـور

جناب حكيم عبد الغفور صاحب ۳ روپيه - ۵ آنه - جناب عبد الكريم صاحب ۵ روپيه - جناب ڈاكٹر عبد القدوس صاحب ۲ روپيه - جناب منشي عزيز الحكيم صاحب ۱ روپيه - جناب منشي صديق صاحب ۵ آنه - جناب شاه مبين الحق صاحب ۹ آنه -

مولانا - السلام عليكم -

مبلغ ۵۰ - ۵ - ۹ بقيه مصيبت زدگان كانپور فنڈ كے تهے جو مسلمانان بريلي (جنكے اسماي گرامي درج ذيل هيں) سے وصول هوے تهے لهذا تار اور مني آرڈر فيس كے اخراجات كي وضع كرنے كے بعد مبلغ ۴۴ ساڑهے ۱۲ آنه روانه خدمت هيں - اميد كه بمد مصيبت زد گان كانپور درج الهلال معه فهرست كے فرمائيں -

بقيه سابقه ۳ روپيه ۱ آنه - معرفت مولوي محمد خدا يار خان صاحب شهر كهنه - ۶ روپيه - ۱۰ آنه - معلوم الاسم ۱ روپيه - معرفت جناب عبد الرشيد بيگ ومحمد نبي و عبد الشافي صاحبان طفلان خورد سال شهر كهنه - ۱۲ روپيه - اهليه مولوي عبد الرحمان صاحب ۸ آنه - جناب ثناء الله صاحب ۶ روپيه - جناب بهاالدين صاحب ۱۲ آنه - جناب حافظ محمد شفيق صاحب ۱۰ روپيه - جناب سوداگر چودهري عبد الكريم صاحب ۱ روپيه ۷ آنه - تہور حسين خانصاحب ۳ روپيه ۱۰ آنه - جنـاب نعيم الدين خانصاحب ۵ روپيه - جنـاب عبد السلام صاحب ۱ روپيه - جناب سوز خانصاحب ۳ آنه - منشي عبد العزيز صاحب اوورسيئر ۳ روپيه - نهال الدين صاحب ۵ آنه - مفتي محمود الحسن صاحب ۸ آنه -

دينے والوں نے پيسه ' چمڑا ' برتن اور غله تک ديا - اسلئے تفصيلي فهرست تيار نكر سكا- هاں اجمالي فهرست دينا بہت ضرور هے تاكه چنده دينے ميں دسيكو اغماض نهو -

نام موضع	زر اعانت		صدقه فطر		قيمت ظروف		ميزان	
	آنه	روپيه	آنه	روپيه	آنه	روپيه	آنه	روپيه
پہوار	۱۴	۵۰	۱۵	۹	۹	۳	۶	۶۴
نہوره	۶	۱	-	-	-	-	۶	۱
ادهپا	-	-	-	۱۳	-	-	۱۳	-
بازيد پور	۲	-	-	-	-	-	-	۲
كسيهوره	-	۳	-	-	-	-	-	۳
بہرالراں	۵	۱۳	-	-	-	-	۵	۱۳
					ميزان		۱۴	۸۴

بذریعہ جناب وصی احمد صاحب - از موضع پیوار
ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ ۰ ۸۳ ۱۴
بذریعہ مہدی حسن صاحب -
معلمہ " دی مسلم فرینڈس " ہزاري باغ ۰ ۳۰ ۰
جناب عبد الغفار صاحب - بسین برہما ۰ ۲ ۰
جناب شیخ امیر صاحب - ٹھیکہ دار
دھوند یونا ۰ ۱ ۰
ایک ہمدرد قوم ۰ ۰ ۱
جناب محمد عبد الغفار خانصاحب - چھبڑہ ۰ ۰ ۵۰
جناب محمد زاہد علي صاحب -
سرائے بھاگلپور ۰ ۳ ۹
جناب ضیا الحق صاحب - بھونگر نلگنڈہ ۰ ۹ ۱۷۱
جناب محمد ادریس صاحب - پھریا ۰ ۰ ۱۰
جناب امتیاز علي صاحب - ہیڈ ماسٹر
مليح آباد لکھنئو ۰ ۰ ۳
جناب حافظ عبد الواحد صاحب -
کرہ ندا - اعظم گڈہ ۰ ۰ ۳۰
خاتون وزیر النسا بیگم صاحبہ - مانگرول کاٹھیاوار ۰ ۰ ۵
جناب ولي محمد مومن صاحب - مانا بدر -
کاٹھیاوار ۰ ۰ ۲
جناب منشي محمد شریف صاحب - درگٹي ۰ ۰ ۹
جناب چودھري اشتیاق احمد صاحب بریلي ۶ ۱۲ ۴۴
جناب ڈاکٹر محمد حسن شاہجہانپور ۰ ۰ ۴
ایک بزرگ از شاہجہان پور ۰ ۰ ۲
بذریعہ مولوي عبد الکریم صاحب ندوي - نگرنہسہ ۰ ۰ ۱۳

مولوي محمد شہاب الدین صاحب - مانک تلہ
کلکتہ ۰ ۰ ۱۰
(اسکي تفصیل پہلے نمبر (۱) میں گذر چکي ہے)
بذریعہ عبد الحی خانصاحب - رالجپور ۰ ۰ ۱۰۵
مرزا حبیب احمد صاحب - حیدر اباد ۰ ۰ ۱
محمد قمر الدین صاحب - علیگڈھ ۰ ۷ ۱
عبد الصمد صاحب - گورامپور ۰ ۱۲ ۲۳
ع - م بذریعہ ٹکٹ ڈاک ۶ ۱ ۱
محمد عبد اللہ صاحب - اعظم گڈھ ۰ ۰ ۳
حاجي محمد سردار خانصاحب محمد خانصاحب
سوداگر منڈلہ ۰ ۰ ۳۵
جناب ارمان صاحب بریلوي - از شاہ جہانپور ۰ ۶ ۲۰
" " " " " ۰ ۱۴ ۷
جناب ابراہیم عبد الماجد صاحب - نیا بازار -
مرگوک برہما - ۰ ۲ ۱۶۸
بہ تفصیل نمبر (۲)
مہر غلام محي الدین صاحب نلگنڈہ ۰ ۰ ۳
محمد طیب صاحب - نصیر گنج ۰ ۰ ۸
محمد اطہر صاحب - جہانسي ۰ ۰ ۳
محمد ولایت احمد صاحب - لاہرپور ۰ ۰ ۱۰

فہرس زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

جناب محمد انور علي صاحب فاروقي
پور بھني دکن ۰ ۰ ۱۱
مولوي مشتاق حسین خانصاحب پشکار -
رامپور ۰ ۰ ۸
ایک بزرگ از رامپور جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے ۰ ۰ ۸
جناب سید ہاشم صاحب خضر پور ۰ ۰ ۵۰
ایک بزرگ از عیسی گڈہ براہ کونا ۰ ۰ ۵
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربھني دکن ۰ ۰ ۴
جناب عبد اللہ شاہ صاحب - پٹیالہ ۰ ۰ ۵۰
جناب سلطان احمد خانصاحب - سیتاپور - ۰ ۰ ۱
بزرگان نرونڈا ضلع بہرائچ بذریعہ جناب شیخ
محمد حسین صاحب ۰ ۷ ۳۰
بذریعہ حکیم محمد اوصاف حسین صاحب -
مونڈیا جاگیر - بریلي ۰ ۰ ۲۰
جناب سید احمد علي صاحب - ریلور - ۰ ۳ ۹
(نارتھ ارکاٹ)

ایس - مہر بخش صاحب - دھاراوي - ۰ ۰ ۸
بمبئي
امیر الدین صاحب ۰ ۴ ۲
لطیف الدین احمد صاحب ۰ ۴ ۱
محمد یوسف رجان محمد صاحب - ۰ ۱۱ ۶
اعظم گڈہ
بذریعہ عبد الخالق صاحب - گل امام - ۰ ۰ ۳
ڈیرہ اسمعیل خاں
نصیر الرحمن صاحب - بھرنگ گڈہ ۰ ۰ ۵
عزیز محمد خانصاحب پرلھنبي ۰ ۰ ۵
عبید اللہ خانصاحب - ٹونک ۰ ۰ ۱۹
حافظ احمد حسین صاحب قدرائي سیتاپور ۰ ۰ ۳
عبد القادر صاحب ٹکٹ کلکٹر - بڑودہ ۰ ۰ ۱
عبد الرزاق صاحب - نوادہ - گیا ۰ ۰ ۲
محمد اختر حسن خانصاحب - فتح گڈہ ۰ ۱۲ ۲
سید محمد علي صاحب محرر - بھوپال - ۰ ۰ ۲

مندرجۂ ذیل

شیخ کرامت سردار سیٹھ بگان قیمت کھال قرباني ۰ ۰ ۱
شیخ دین محمد میاں بگان قیمت کھال قرباني ۰ ۰ ۲
شیخ بھکاري مستري میاں بگان قیمت کھال قرباني ۰ ۰ ۴
حاجي شیر علي صاحب میاں بگان زکواۃ ۰ ۸ ۲
شیخ دولت مستري کانجہ گلي مانک تلہ ۰ ۸ ۰
محمد ابراہیم درزي ۰ ۰ ۱
نور الدین ۰ ۰ ۱
عبد القادر صاحب جوہري ۰ ۰ ۱۰
غلام دستگیر صاحب جوہري ۰ ۰ ۱۰
بغسے مرزا ۰ ۰ ۲

	۳	۰	۰
رحیم بخش	۱	۰	۰
جهنتے خاں دربان	۰	۸	۰
صاحب الدین درزی	۰	۸	۰
مولا بخش رولی والے	۲	۰	۰
احسالو دفتری	۱	۰	۰
فتح محمد	۱	۰	۰
جھوکھین زهر بادی	۰	۸	۰
رزاق	۱	۰	۰
معین الدین	۱	۰	۰
عبد الله	۱	۰	۰
بیربهوکی و مصاحب علی	۵	۰	۰
محمد صالح	۱	۰	۰
یوسف	۱	۰	۰
کوچهرن زهر بادی	۱	۰	۰
غلام حسین	۰	۸	۰
ابراهیم دوکاندار	۱	۰	۰
عمر قاسم	۲	۰	۰
سید عبد الغفور	۱	۰	۰
کولاجی زهر بادی	۲	۰	۰
ایک گهڑی ساز	۰	۸	۰
لبے حاجی	۰	۷	۰
کونگو ابن	۲	۰	۰
جونکاپن	۱	۰	۰
حاجی ماسن جبن	۵	۰	۰
محمد ابراهیم	۱	۰	۰
محمد یحیی	۰	۸	۳
عبد القاهر	۰	۸	۰
عبد الرحمان	۰	۸	۰
عبد الحمید	۱	۰	۰
محمد موسی	۰	۸	۰
محمود علی	۲	۰	۰
حاجی کرکوجی	۳	۰	۰
حاجی نور الدین	۱	۰	۰
حاجی داؤد ما ارکهوالی کنٹراکٹر	۵	۰	۰
عبد الغفور لیبلبن	۱	۰	۰
عبد الرحیم و سلیمان وغیرہ چهه آدمی	۶	۰	۰
محمد جرجیس صاحب جوهری	۲	۰	۰
نبی بخش الهه بخش	۱	۰	۰
امیر جی جوهری	۱	۰	۰
منشی اسحاق صاحب	۱	۰	۰
دلدار خاں صاحب جوهری	۱	۰	۰
جرگت درزی	۱	۰	۰
بهادر خاں	۱	۰	۰
محسن بخشی قصاب	۱	۰	۰
درسی جگہ کا چندہ وصول ہوا	۶	۱۲	۰
اله دین خاں	۱	۰	۰
	۱	۳	۰
	۱	۰	۰
اسحاق	۵	۰	۰

حیدر خان	۱	۰	۰
موهر الدین	۴	۰	۰
اکبر خان	۱	۰	۰
دادا بهالی	۱	۰	۰
مراد علی	۱	۰	۰
صاحب علی	۱	۸	۰
محمد یسین	۱	۰	۰
مظهر علی	۰	۸	۰
بادشاه میاں	۳	۰	۰
علی امام	۰	۴	۰
ایک خاتون	۲	۰	۰
قادر بخش مستری	۵	۰	۰
حاجی مهتاب الدین	۱	۰	۰
سلطان بخش مستری	۲	۰	۰
جهنتے خاں حجام	۱	۰	۰
حسینی	۰	۴	۰
برڈا خان	۰	۴	۰
خواجه خان	۱	۰	۰
مرزا نظیر بیگ	۱	۰	۰
برکهو	۱	۰	۰
کللن خاں	۲	۰	۰
محمد بخش درزی	۱	۰	۰
محمد ابراهیم صاحب جوهری	۵	۰	۰
موسا بهالی	۰	۴	۰
منشی علی محمد دوکاندار	۱	۰	۰
سید اخلاق حسین صاحب جوهری	۵	۰	۰
مرزا دلاور علی صاحب جوهری	۱	۰	۰
محمد امین صاحب جوهری	۲	۰	۰
بشیر خان جوهری	۰	۸	۰
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۱	۰	۰
عبد الغفور صاحب سوداگر	۱	۰	۰
مولوی غلام مرتضی صاحب	۱	۰	۰
محمد بخش خانسامه	۱	۰	۰
شیخ قربان علی	۱	۰	۰
ربودی	۱	۰	۰
صادق علی	۱	۰	۰
کرامت خان	۱	۰	۰
رحمت الله	۱	۰	۰
علیم الله	۱	۰	۰
عبد اللطیف	۱	۰	۰
عبد المجید	۲	۰	۰
یعقوب علی دربان	۱	۰	۰
فدا حسین	۱	۰	۰
ناصر علی	۱	۰	۰
محمد الله صاحب	۱	۰	۰
عطا محمد	۱	۰	۰

نوٹ — یہ فہرست عرصے سے کمپوز کی ہوئی پڑی تھی لیکن عدم گنجایش کی وجہ سے نکل نہ سکی اس ہفتے درج کردی جاتی ہے - آیندہ اشاعت میں مجموعی حساب کے بعد ہر مد کا میزان کل وغیرہ درج کر دیا جائیگا -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1